273

رجسٹرڈ نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خطوکتابت بنام مینیجر ہو

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۷ | مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء | دوشنبہ | مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ | نمبر ۴۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

ہفتہ گذشتہ میں جو مہمان آئے۔ ان میں خان بہادر راجہ پہلنسے خان صاحب آف دارا پور اور مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بیرسٹر صاحب موصوف نے نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے قبل شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس میں جلسہ کے متعلق جو مضامین درج ہیں۔ انہیں نہ صرف خود ہی غور سے پڑھیں۔ بلکہ دوسرے احباب کو بھی آگاہ کریں۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان سنہ ۱۹۱۹ء

تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-دسمبر

۲۶-دسمبر

تلاوت۔ از حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی
نظم۔ از حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری } ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک

"پیشگوئی اور اس کی حقیقت"
تقریر از مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فاضل اجل } ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک

نماز جمعہ کی تیاری۔ نماز جمعہ و عصر۔ ۱۲ بجے ۳ بجے تک

"محاکمہ مابین مبائعین و غیر مبائعین"
تقریر از جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری } ۳ بجے سے ۵ بجے تک

۲۷-دسمبر

تلاوت از سید بشارت احمد صاحب حیدرآبادی دکن } ۹½ بجے سے
نظم از خانصاحب قاسم علی خانصاحب رامپوری } ۱۰ بجے تک

"صداقت مسیح موعود"
تقریر از جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب } ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک

"ضرورت بیعت اور اسپر وفاداری"
تقریر از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب } ۱۲ بجے سے ½۱۲ بجے تک

"نماز ظہر و عصر" ½۱۲ بجے سے ۲ بجے تک۔

"تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی" ۲ بجے سے شروع ہوگی

۲۸-دسمبر

تلاوت۔ از حافظ جمال احمد صاحب
نظم۔ از خان محمد نواب خان صاحب ثاقب } ۹½ بجے سے ۹¾ بجے تک

رپورٹ ناظر تعلیم و تربیت۔ ۹¾ بجے ۱۰ بجکر ۵ منٹ تک

رپورٹ ناظر تالیف و اشاعت ۵-۱۰ بجے سے ۲۵-۱۰ تک

"رپورٹ ناظر امور عامہ" ۲۵-۱۰ بجے سے ۴۵-۱۰ بجے تک
"رپورٹ ناظر بیت المال" ۴۵-۱۰ بجے سے ۵-۱۱ بجے تک
"رپورٹ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ" } ۵-۱۱ بجے سے ۲۵-۱۱ بجے تک
اپیل از طرف خانصاحب ذوالفقار علیخان صاحب } ۲۵-۱۱ بجے سے ۱۰-۱۲ بجے تک
"فراہمی چندہ" - ۱۰-۱۲ بجے سے ۱ بجے تک
نماز ظہر و عصر ۱ بجے سے ½۲ بجے تک
تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ½۲ بجے سے شروع ہوگی

۲۹- دسمبر

تلاوت - از قاری محمد یٰسین صاحب } ½۹ بجے سے
نظم - از جناب حافظ مختار احمد صاحب } ¾۹ بجے تک
"تبلیغ ولایت"
تقریر از جناب قاضی عبداللہ صاحب بی - اے - بی - ٹی } ¾۹ بجے سے ۱۱ بجے تک

"مسیح موعود کے کارنامے" تقریر از حکیم خلیل احمد صاحب } ۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک
تقریر پریزیڈنٹ صاحب و دعا اور جلسہ کا اختتام ½۱۲ بجے سے ایک بجے تک
روشن علی برائے ناظر اعلیٰ

نہایت اہم اور ضروری تحریک

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت خلیفۃ المسیح ۲ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے - کہ میں آپ صاحبان کو خاص چٹھی کے ذریعہ سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تحریک کروں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - من استوی لہ یومان فھو مغبون - جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہے - اس لئے مؤمن کا فرض ہے کہ وہ دینی کاموں میں اور روحانی ترقی میں ہر روز آگے اور آگے ہی قدم بڑھاتا جاوے - اور کوئی دو دن اسپر ایسے نہیں آنے چاہئیں کہ دوسرا دن پہلے کے برابر ہو - اور آج بھی وہ اسی مقام پر کھڑا ہو - جہپر وہ کل کھڑا تھا - اگر ایسا ہو تو اسے سمجھنا چاہیئے - کہ وہ نقصان میں ہے - اگر اس معیار کے رو سے احمدیہ جماعت کو بہ ہیئت مجموعی جانچا جائے تو ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نقصان میں نہیں - بلکہ ان کا قدم ہمیشہ آگے اور آگے ہی بڑھتا گیا ہے - اس کی ایک آسان اور صحیح کسوٹی ہمارے پاس جماعت احمدیہ کا وہ اجتماع ہے - جو ہر سال قادیان میں ہوتا ہے - جب سے اس اجتماع کا سلسلہ شروع ہوا ہے ہر سال یہ اجتماع گذشتہ سالوں کی نسبت اپنی شان میں بڑھا ہوا ہوتا ہے - اب پھر جلسہ کے دن قریب آگئے ہیں -

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر کی تاریخیں جلسہ کے لئے مقرر ہو چکی ہیں - اور میں آپ صاحبوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت آپ کا فرض آپ کو یاد دلاتا ہوں تا اگر بعض آپ میں سے اپنے اس فرض کی ادائگی سے اسوقت غافل ہوں - تو وہ ہوشیار ہو جاویں - اور تساہل سے کام نہ لیں - بلکہ کوشش کریں کہ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں قادیان میں جو تمہاری زندگی کا سر چشمہ ہے حاضر ہو کر آب حیات سے سیراب ہوں - قادیان کا روزافزوں اجتماع صرف قوم کی زندگی کا نشان نہیں - بلکہ یہ زندگی کے قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے - قادیان میں تمہیں ایک نئی زندگی عطا ہوتی ہے - اور ایک نئی روح تم میں پھونکی جاتی ہے - پس تمہاری روحانی زندگی کے قیام اور دینی جوش کی ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ صاحبان جلسہ سالانہ میں شریک ہوں - آپ ہر سال کوشش کرتے ہیں کہ پہلے کی نسبت خدا کی راہ میں زیادہ مال خرچ کریں اسی طرح آپ کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے - کہ ہر سال آپ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہوں - مختلف جماعتوں کے کارکن جب یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہر سال پیشتر کی نسبت زیادہ چندہ جمع کریں - ایسا ہی ان کو سالانہ جلسہ پر پیشتر کی نسبت زیادہ احباب کو لانے کی کوشش کرنی چاہیئے - بعض احباب صرف چندہ دے دینا ہی کافی سمجھتے ہیں - اور اسی حد تک اپنے فرض کو محدود سمجھتے ہیں - حالانکہ حق یہ ہے کہ قادیان میں حاضر ہونا خصوصاً جلسہ کے دنوں میں چندہ دینے کی نسبت زیادہ ضروری ہے - کیونکہ قادیان میں جانا ایمان کی جان ہے، اور چندہ ایک عمل صالح ہے - اس لئے قادیان میں جاکر جلسہ میں شریک ہونا چندہ دینے پر بھی مقدم ہے - حال میں ہی پورٹ بلیئر سے ایک احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عریضہ لکھکر دریافت کیا کہ آپ کا کیا ارشاد ہے میں جلسہ پر حاضر ہوں یا کرایہ کا روپیہ بطور چندہ کے بھیجدوں آپنے جواب دیا کہ جلسہ میں شریک ہونا زیادہ ضروری ہے -

برادران! جلسہ میں شرکت جسقدر برکات کا ذریعہ ہوتا ہے - اس کے بیان کی مجھے ضرورت نہیں - وہ آپ صاحبان پر عیاں ہے - آپ کا علم اور ایمان تازہ ہوتا ہے - نئی روح اور نیا ایمانی جوش پیدا ہوتا ہے - جماعت کی وحدت جو سلسلہ کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے - اس اجتماع سے مضبوط ہوتی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح کی مبارک دعائیں تمہارے لئے دین و دنیا کی بہتری کا ذریعہ بنتی ہیں - آسمان سے خاص رحمتیں اور برکات تم پر نازل ہوتی ہیں - اور سب سے بڑھکر یہ کہ قادیان میں آپ لوگوں کے اجتماع کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک شاندار نشان ظاہر ہوتا ہے - پس کیا تم پسند نہیں کرتے - کہ تمہارے وجود سے حضرت مسیح موعود کی سچائی اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان ظاہر ہو - پس اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا ایمان تازہ ہو - اور تمہیں روحانی زندگی عطا کی جاوے - اور تم آسمانی برکات کے وارث ہو - اور خدا تعالیٰ کا فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں آپ کے شامل حال ہوں - اور تمہارے وجود کے ذریعہ حضرت مسیح موعود ؑ کی صداقت کا نشان ظاہر ہو - جس کے ذریعہ دشمن مرعوب اور دوست مسرور ہوں تو ہر ایک روک کو اپنے راستے سے ہٹا کر قادیان کی طرف دوڑو - اور جلسہ سالانہ میں شریک ہو - تمہارا موجودہ امام چاہتا ہے - کہ تم کثرت سے جلسہ سالانہ میں شریک ہو - پس تم سب کے سب اپنے امام علیہ السلام کی خواہش اور آرزو کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش سے کام لو - اور میرے اس پیغام کو تمام احمدیوں تک پہنچانے کی کوشش کرو - خدا تعالیٰ کا فضل اور نصرت تمہارے ساتھ ہو - اور دین و دنیا کی برکتیں تم پر نازل ہوں - والسلام

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ - محکمہ نظارت قادیان دارالامان - ۱۸- دسمبر ۱۹۱۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۲ - دسمبر ۱۹۱۹ء

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب کے لئے چند باتیں

سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی تھی۔ اس وقت سے اس وقت تک خدا کے فضل و کرم سے ہر سال جلسہ ہو رہا ہے۔ اتنے لمبے عرصہ سے جو کام ہو رہا ہو۔ اس کے حالات اور ضروریات سے ہماری جماعت کو پورے طور پر واقف اور آگاہ ہو جانا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ یہ تقریب سال میں صرف ایک بار آتی ہے۔ اور بہت سی باتیں احباب کے ذہن سے اتر جاتی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر ان کو یاد دلا دینا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ہر سال خدا کے فضل سے جو ہزاروں نئے لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں چونکہ ان میں سے بھی بہت سے احباب سالانہ جلسہ پر تشریف لاتے ہیں۔ اور وہ یہاں آنے کے متعلق کسی قسم کا تجربہ نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کی آگاہی کے لئے بعض امور کا بیان کر دینا ضروری ہے۔ امید ہے ناظرین اخبار خود بھی ان کو مدنظر رکھیں گے۔ اور جلسہ پر تشریف لانیوالے دوسرے احباب کو بھی ان سے آگاہ کر دینگے۔

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کو سب سے اول یہ بات مدنظر رہنی چاہیئے۔ کہ ہمارا جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں یا میلوں کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی غرض کسی قسم کا دنیاوی فائدہ اور نفع حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ محض دینی اغراض اور روحانی مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ اس لئے اس میں شامل ہونیوالے ہر شخص کو اس بات کا خاص طور پر خیال رہنا چاہیئے۔ کہ ان ایام میں اس کا یہاں آنا اس لئے ہے۔ کہ وہ روحانی اور دینی فوائد حاصل کر سکے۔ اس کے لئے منتظمین جلسہ کی طرف سے حتی الامکان کافی سامان مہیا کر دیا جاتا ہے جس سے پورے طور پر فائدہ اٹھانا احباب کا کام ہوتا ہے۔ لیکن کئی سال کے تجربہ کی بناء پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اول تو کئی لوگ تمام لیکچروں اور وعظوں میں جو محض انہی کے فائدہ اور نفع کے لئے رکھے جاتے ہیں حاضر ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ دوسرے اگر شامل ہوتے ہیں۔ تو اپنی حرکات و سکنات سے ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اکتا گئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ لیکچر ختم ہو اور وہ آرام کریں۔ اس میں شک نہیں کہ ایک لمبا عرصہ بہت بڑے ہجوم میں سکڑ سکڑا کر ایک ہی حالت میں بیٹھے رہنا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے ... ... کہ سال کے بعد جو موقع حاصل ہوا ہو۔ اور پھر جو زندہ رہے گا اسے سال کے بعد ہی ایسا وقت نصیب ہو سکیگا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے کس قدر ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک لیکچر میں ضرور شامل ہوا کریں۔ اور اسے نہایت غور اور توجہ سے سنا کریں۔ تاکہ ان کے دل پر وہ باتیں اچھی طرح نقش ہو جائیں۔ جو واعظ اور لیکچرار نہایت اخلاص اور محبت سے ان کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حقائق اور معارف سے پُر طویل لیکچر جس شوق اور توجہ سے سنے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ وہ لیکچر ہوتے ہی ایسے ہیں۔ کہ احباب کے پورے شوق اور ساری توجہ کو زبردستی اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ سوال دوسرے لیکچروں کا ہے۔ ان کے متعلق احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی حضور ہی کے ارشاد اور حکم کے ماتحت احباب کے فائدہ اور نفع کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے مستفید ہونا بھی ان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ان سے بے توجہی یا لاپرواہی ظاہر کرنا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کی بے قدری کرنا ہے۔ وہاں جلسہ میں شامل ہونے کی اغراض کو بھی نقصان پہنچانا ہے۔ پس احباب کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس پر جبر کر کے بھی ہر ایک لیکچر کو پوری توجہ اور نہایت غور سے سننا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احباب کو اس قدر فرصت اور وقت نکالکر یہاں آنا چاہیئے۔ کہ جلسہ کے مقررہ ایام میں وہ یہاں ٹھہر سکیں۔ نہ یہ کہ ایک آدھ دن ٹھہر کر واپس روانہ ہو جائیں۔ اس طرح جہاں وہ خود جلسہ سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ وہاں دوسرے بھی ان کی دیکھا دیکھی روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بھی کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔

دوسری بات جو قابل توجہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کی ایک بہت بڑی غرض ایک دوسرے سے تعارف اور واقفیت پیدا کرنا ہے تاکہ آپس کے تعلقات مودۃ قوی اور مضبوط ہوں مگر اسوقت تک عام طور پر اس کی طرف خاص توجہ نہیں کی جاتی۔ انتظام کی سہولت اور آسانی کے لئے ہر ایک ضلع یا علاقہ کے جو لوگ الگ الگ کمروں میں ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک حد تک پہلے ہی تعارف رکھتے ہیں یا بہت جلدی تعارف پیدا کر لیتے ہیں لیکن دوسرے ضلع کے لوگوں تک اس سلسلہ کو وسیع دینے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ حالانکہ رات کا وقت جبکہ فرصت ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے نہایت موزوں وقت ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ رات کو ایک دوسرے کمرہ میں جا کر اپنا تعارف پیدا کریں۔ تعلقات اخوت کو بڑھائیں اپنے حالات اور واقعات سے ایک دوسرے کو آگاہ کریں۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ احباب اپنی نقدی یا دوسری قیمتی اشیاء منتظمین جلسہ کے حوالہ کر کے ان سے رسید لے لیں۔ تاکہ کثرت اشغال اور زیادہ مصروفیت کے ایام میں منتظمین کو اپنے حافظہ پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہ رہے۔ اور وہ اس قسم کے امور کو تحریر میں لے آئیں۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ناظمین جلسہ نے لیکچر گاہ

کے متعلق جو انتظام کر رکھا ہو۔ اس کی پوری نگہداشت کی جائے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اس انتظام کے ماتحت کی جائے۔ جو اس غرض کے لئے کیا گیا ہو۔ اور اسبات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ حضور کا اتنا ہی وقت لیا جائے۔ جتنا کہ اتنے بڑے مجمع کے لحاظ سے میسر آسکتا ہے۔ تاکہ دوسرے احباب بھی مستفیض ہو سکیں۔

چھٹی بات یہ ہے۔ کہ منتظمین جلسہ اور ان کے مددگار جو نہایت اخلاص اور محبت سے اپنے احباب کی خدمتگذاری میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی طرف سے اگر بتقاضائے بشریت کوئی سہو ہو جائے۔ تو اتنے بڑے مجمع کے انتظام کے متعلق ان کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے نہایت فراخ حوصلگی سے درگذر فرمایا جائے اور اپنی ضرورت اور حاجت کو بطریق احسن اعلیٰ منتظمین کے نوٹس میں لایا جائے۔ جو انشاء اللہ ہر طرح اس کے پورا کرنے کی سعی اور کوشش کرینگے۔

ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریوں کو خدشہ۔

کچھ عرصہ ہوا۔ موقر انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے متعلق ایک پُر زور مضمون لکھا تھا اس مضمون کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار پرکاش اپنے ۱۴۔ دسمبر ۱۹ کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"ستیارتھ پرکاش کے سر پر جو بلا آئی تھی۔ وہ ابھی ٹل نہیں گئی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سرکاری حلقوں میں اس کے متعلق کیا مشورہ ہو رہا ہے ہم جانتے ہیں۔ کہ چیف آف دی جنرل سٹاف انڈین آرمیز شملہ (Chief of the General Staff Indian armies simla) نے ستیارتھ پرکاش کی دو جلدیں منگوائی تھیں"

معلوم نہیں پرکاش کا ستیارتھ پرکاش کے متعلق یہ خیال کہاں تک وزنی ہے۔ اور اس میں کس قدر صداقت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ آریہ صاحبان کو ستیارتھ پرکاش کی تعلیم کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے خلاف کسی کارروائی کے ہونے کا خدشہ ضرور ہے۔

کرنیل او برائن اور آریہ سماج

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی کمیٹی کے اجلاسوں میں ایک سے زیادہ مرتبہ آریہ سماج کا ذکر آچکا ہے حال میں کرنل اوبرائن صاحب سابق ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ کی جب شہادت ہوئی۔ تو پنڈت جگت نرائن صاحب نے ان سے پوچھا کہ:۔

"آپ نے مارشل لاء کے ماتحت بہت سے مقدمات کی سماعت کی ہے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ آریہ سماج کے متعلق بطور ایک جماعت کے کیا رائے رکھتے ہیں"

کرنل صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ میں اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

اسپر اخبار پرکاش لکھتا ہے۔ جواب کے معنی صاف ہیں کرنل اوبرائن صاحب یہ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ آریہ سماج کا بطور جماعت کے پولٹیکل شورش سے تعلق نہیں ہے اگرچہ آریہ سماج کے متعلق جو کچھ ان کی رائے ہے اسے بھی ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ گوجرانوالہ اور وزیر آباد میں کرنیل صاحب اپنی زبان مبارک سے آریہ سماجیوں کے متعلق جو خوبصورت الفاظ استعمال کر چکے ہیں۔ ان کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کسی مصلحت سے انہوں نے آریہ سماج کے متعلق اپنی رائے کو ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

سکھ کی تعریف

سکھوں میں کیس رکھنا ایک نہایت ضروری مذہبی فرض سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جب یہ سوال اُٹھا کہ سکھ کون ہے۔ تو چیف خالصہ دیوان نے سکھ کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ جو کیس رکھتا ہو۔ لیکن اس کے خلاف ایک سکھ صاحب جن کا نام مسٹر جودھ سنگھ ایم۔ اے ہے لکھتے ہیں:۔

"چیف خالصہ دیوان نے سکھ کی جو تعریف کی ہے۔ میں نے اسے شوق سے پڑھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کیس دھاری ہو گا۔ وہ سکھ سمجھا جائے گا۔ عملی زندگی میں سکھ کی یہی تعریف رہیگی۔ کیونکہ اس کا دلی عقیدہ کیا ہے۔ اسے تو پرماتما ہی جانتا ہے۔ ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا۔ جبکہ آنند وواہ ایکٹ کے موقع پر اسی دیوان نے سکھوں کو کیس دھاری اور سہج دھاری دو حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ گویا بغیر کیس دھاری ہوئے بھی ایک شخص سکھ ہو سکتا ہے۔ اسی خیال سے بہت سے سہج دھاریوں نے گوردوارہ گربانی کی تھی۔ دیوان خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ اس نئی تعریف سے اس کی پوزیشن کیسی نازک ہوگی۔ کیا دیوان سکھ اتہاس (تاریخ) میں سے اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی کے وقت سے پہلے تمام سکھ کیس رکھتے تھے میں مانتا ہوں کہ گوروؤں کے کیس تھے۔ لیکن میں اس بات کا ثبوت مانگتا ہوں کہ عام لوگوں نے بھی کیس رکھے ہوئے تھے"

مسٹر جودھ سنگھ صاحب کا ان لوگوں سے یہ مطالبہ جو سکھ ہونے کے لئے کیس دھاری ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ بہت معقول ہے۔ دیکھئے۔ لائل گزٹ یا اور کوئی سکھ اخبار اس کا کیا جواب دیتا ہے۔

قصور کے متعلق سر چمن لال اور کرنیل بیکر کے سوال و جواب

تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو کرنیل بیکر جو ۱۲۔ اپریل کو بعد دوپہر قصور پہنچے تھے۔ اور مارشل لاء کا اعلان ہونے پر کپتان ڈوکن کی آمد تک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے طور پر کام کرتے رہے تھے۔ ان کی شہادت پر جرح کرتے ہوئے سر چمن لال نے ان سے سوال کیا کہ:۔

آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ یہ شہر کئی سال سے سڈیشن کے لئے مشہور تھا۔ آپ کے ایسا کہنے کے لئے کونسی وجوہات ہیں:۔

گواہ - جیساکہ میں نے فقرہ نمبر ا میں ظاہر کردیا ہے - یہ شبہ پر مبنی ہے -

سر چمن لال - آپ کو کس نے بتلایا تھا -

گواہ - میں اس کا جواب دینا نہیں چاہتا - میں نے صرف سُنا ہوا تھا -

سر چمن لال - قصور میں متعین دیگر افسروں نے اس کمیٹی کے روبرو بیان کیا ہے - کہ اس شہر میں کوئی پولیٹیکل سرگرمی موجود نہ تھی - اس لئے مجھے آپ کے بیان پر بڑی حیرت ہوئی ہے - کیا آپ ابھی تک اس پر قائم ہیں -

گواہ - میں اس سوال کا جواب نہیں دونگا -

سر چمن لال نے پھر سوال دوہرایا - جس پر گواہ نے پھر اپنے بیان کے فقرہ نمبر ا کا حوالہ دیا - اور کہا کہ میں نے بیان کردیا ہے - کہ میں نے ایسا سُنا تھا - اس موقعہ پر لارڈ ہنٹر نے مداخلت کی - اور سر چمن لال سے کچھ کہا - جس پر یہ سوال چھوڑ دیا گیا ؛

سر چمن لال - آپ نے کہا ہے کہ شہر میں متعدد وکلا رہتے ہیں - جو گورنمنٹ کے خلاف اپنے جذبات کے لئے مشہور ہیں - میں سمجھتا ہوں - یہ بھی شبہ پر مبنی ہے -

گواہ - ہاں -

سر چمن لال - کرنیل صاحب آپ کو معلوم ہوگا - کہ ان وکلاء میں سے کئی اصحاب نے حکام کو مدد دی تھی ایک یوروپین خاندان کو بچانے میں معاون و مددگار ہوا تھا

گواہ - ہاں -

گواہ سے یہ دریافت کرنے پر کہ کیا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ابھی تک اپنے اس بیان پر قائم ہے - گواہ نے سر چمن لال سے سوال کیا کہ کیا وکیلوں نے فسادات کو روکنے کی کوشش کی تھی ؛

سر چمن لال - میں آپکے سوالات کا جواب دینے کے لئے یہاں نہیں آیا ؛

گواہ - تو میں بھی آپکے سوالات کا جواب نہیں دونگا -

اس پر سر چمن لال نے علیحدگی میں پریزیڈنٹ سے کچھ کہا - جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم اسے مجبور نہیں کرسکتے - یہ اس کے اور اس کی گورنمنٹ کے درمیان معاملہ ہے - جس نے اسے یہاں بھیجا ہے - اس پر

پھر سر چمن لال نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا -

سر چمن لال - کیا ۱۱ - اپریل تک کوئی ہڑتال نہیں ہوئی تھی

گواہ - نہیں -

سر چمن لال - کیا آپ ابھی تک یہ کہتے ہیں کہ یہ شہر کئی سالوں سے سڈیشن کے لئے مشہور تھا -

گواہ - میں اس سے پیشتر جو کچھ کہہ چکا ہوں - اس پر قائم ہوں یہ شنید تھی ؛

اس کے بعد سر چمن لال نے گواہ کے اس بیان کا حوالہ دیا - کہ اس نے حکم دیا - کہ مارشل لاء کے نوٹس مشہور ایجی ٹیٹرز کے مکانات پر چسپاں کئے جائیں - اور دریافت کیا - کہ لفظ ایجی ٹیٹر سے اس کا کیا مطلب تھا -

گواہ نے کہا - اس لفظ کے معنی وہی ہیں - جو انگریزی ڈکشنری میں لکھے ہیں ؛

سر چمن لال - تمہارا اس سے کیا مطلب تھا -

گواہ - میں خیال کرتا ہوں - کہ یہ عمدہ انگریزی ہے -

سر چمن لال - میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ خراب انگریزی ہے - یقیناً آپ میرے سوال کو سمجھ سکتے ہیں -

گواہ - میں خیال کرتا ہوں - آپ میرے جواب کو سمجھ سکتے ہیں

سر چمن لال - کیا آپ اس کا جواب نہیں دینا چاہتے ؛

گواہ - میں جو کچھ کہہ چکا ہوں - اس کے علاوہ میں اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا ؛

سر چمن لال - میں یہ چاہتا ہوں کہ ایجی ٹیٹروں سے آپکی کس قسم کے لوگ مراد ہیں ؛

گواہ - میں خیال کرتا ہوں یہ بالکل صاف ہے -

لارڈ ہنٹر - مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہوتے ہیں کیا آپ کو کوئی خیال نہیں ہے کہ آپ کا ایجی ٹیٹر سے کیا مطلب ہے -

گواہ - وہ شخص جو گورنمنٹ کے خلاف ایجی ٹیٹ کرتا ہے

سر چمن لال - ویل آپکا اس سے کیا مطلب ہے -

گواہ - گورنمنٹ کے کسی قاعدہ یا قانون کے خلاف کوئی فعل یا اظہار -

سر چمن لال - تو آپنے کہا تھا کہ جن اشخاص نے گورنمنٹ کے کسی قانون کے خلاف رائے ظاہر کی ہے - انہیں منتخب کیا جانا چاہیئے -

گواہ - میں نے کہا تھا کہ یہ نوٹس جہاں ممکن ہو - مشہور ایجی ٹیٹروں

خطبہ جمعہ

رب العالمین کے بندے بنو

(مرتبہ مہر محمد خان شہاب احمدی فیروزپوری)

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۲ - دسمبر ۱۹۱۹ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ -

اسلام کا خدا سب کا خدا ہے

اسلام کا خدا - یعنی وہ خدا جس کی طرف اسلام بلاتا ہے یا یوں کہو - کہ خدا تعالیٰ کی اس ذات کی تعریف جو ہمیشہ سے چلی آئی اور ہمیشہ رہیگی - اور وہ ذات جو پہلوں کی خالق اور مالک تھی - اور موجودہ کی خالق اور مالک و محافظ و نگران ہے اسکی جو تعریف اسلام نے کی ہے - اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے - کہ وہ خدا کسی ایک کا خدا نہیں - بلکہ جسقدر مخلوقات ہے - وہ ان سب کا خدا ہے - وہ خدا قبیلوں ہی کا خدا نہیں - ملکوں ہی کا خدا نہیں - وہ شہروں ہی کا خدا نہیں وہ نسلوں ہی کا خدا نہیں - وہ کسی خاص تمدن و تہذیب سے تعلق رکھنے والا خدا نہیں - بلکہ ہر چیز جو موجود ہے - وہ اس کا خدا ہے - وہ ہندوؤں کا خدا ہے - وہ یہودیوں کا خدا ہے - وہ عیسائیوں کا خدا ہے وہ زرتشتیوں کا خدا ہے - وہ جس طرح مسلمانوں کا خدا ہے - ان کا محافظ و نگہبان ہے - اسی طرح وہ عیسائیوں کا محافظ و نگہبان ہے - حتیٰ کہ دہریوں کا بھی محافظ و نگہبان ہے - ان کی پرورش کرتا ہے - کیونکہ وہ سب اس کی مخلوق ہیں - یہودی بھی اس کی مخلوق ہیں - ہندو بھی اس کی مخلوق ہیں - عیسائی بھی مخلوق ہیں - اگر وہ انکار کریں تو علیحدہ بات ہے - مگر بہرحال وہ اسی کے ہیں - بندے تعلق کو بھلاتے ہیں - مگر وہ نہیں بھلاتا وہ اس تعلق کو نظر انداز نہیں کرتا - اس کا تعلق اپنی مخلوق سے حقیقی تعلق ہے - ماں باپ بیٹے سے

ناراض ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق پیدائش کا ذریعہ ہے۔ لیکن وہ اس خفگی میں بھی اس تعلق کو نہیں بھلاتے۔ خواہ کتنی ہی ناراضگی ہو۔ تب وہ تعلق فراموش نہیں ہوتا وہ تعلق کبھی ایسا باریک ہوتا ہے۔ کہ نظر بھی نہیں آتا مگر وہ ہوتا ضرور ہے۔ اور وہ کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ مگر خدا کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ وہ ناراض بھی ہوتا ہے۔ وہ سزا بھی دیتا ہے۔ مگر بے تعلق نہیں کرتا۔ عذاب نازل کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے بندے اور خدا میں ایک مخفی تعلق رہتا ہے۔ ماں باپ روٹھتے ہیں۔ ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر بچہ ہوشیار ہوتا ہے۔ تو اس کی ظاہری پرورش کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس کا رزق بند کر دیتے ہیں۔ مگر خدا ناراض ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں رزق بھی تنگ کر دیتا ہے۔ لیکن خدا کا سورج اس کو روشنی دیتا۔ مینہ اس پر برستا ہے باوجود بے تعلق اور ناراضگی کے محبت کرتا ہے۔ باوجود عذاب دینے کے رحم کرتا ہے۔ وہ بے تعلق ہوتے ہیں مگر خدا کے تعلق کا ایک باریک رشتہ قائم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی صورت بدل جاتی ہے۔ خدا دوزخ میں بھی ڈالتا ہے مگر ایک وقت آئے گا۔ کہ ہوا جہنم کے دروازے کھٹکھٹائیگی۔ اور وہاں کوئی نہ ہو گا۔ تو وہ رشتہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کو آگ بھی نہیں جلاتی جسم کو جلا دیتی ہے۔ کایا پلٹ دیتی ہے۔ مگر وہ آگ خدا اور بندے کے تعلق کو نہیں کاٹ سکتی۔ وہ آگ میں سے بھی سلامت نکلتا ہے۔ پس خدا کا بندے سے شدید تعلق ہوتا ہے ؛

تعلقات کے اقسام اور ان کے اثرات

دنیاوی رشتوں میں بھی محبت ہوتی ہے۔ بھائی بھائی سے محبت کرتا ہے۔ پھر شہری شہریوں کی محبت ہوتی ہے۔ ایک ملک کے لوگوں کی آپس میں محبت ہوتی ہے۔ اگر وقت پڑے تو ہندوستانی مل جاتے ہیں۔ چینی مل جاتے ہیں۔ عرب عرب مل جاتے ہیں۔ پٹھان پٹھان مل جاتے ہیں۔ ایرانی ایرانی مل جاتے ہیں۔ خواہ ان میں پہلے کتنا ہی فساد ہو۔ مگر جب غیر آتا ہے۔ تو تفرقہ سارا دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ماں باپ کی اولاد میں بھی محبت ہوتی ہے۔ اور وہ کسی وقت بڑے پر اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ لیکن ایک تعلق ان تعلقات سے بھی بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ خدا اور بندے کا تعلق ہوتا ہے۔ جو دوزخ میں بھی منقطع نہیں ہوتا۔ ایک ماں باپ کی اولاد میں تعلق محبت ہوتا ہے۔ مگر اس کا ظہور اسی وقت ہوتا ہے۔ جب علم ہو۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پہلے خود مارتے ہیں۔ اور علم ہونے پر کہ یہ بھائی تھا یا اور عزیز تھا روتے ہیں۔

میں نے کسی معتبر تاریخ میں تو نہیں پڑھا۔ کہ ایک وقت میں روسی مسلمانوں کو کوئی علم نہ تھا۔ کہ انکے سوا اور بھی مسلمان ہیں۔ ایک دفعہ روس اور روم میں جنگ ہوئی۔ روسی مسلمان روسی فوجوں میں بڑے جوش سے بھرتی ہوئے۔ اور روم والوں سے لڑنے کے لئے آئے۔ جب رومی قیدی ان کے قبضہ میں گئے۔ اور نماز کا وقت آیا۔ اور انہوں نے اذانیں کہیں۔ تب ان کو معلوم ہوا۔ کہ یہ مسلمان ہیں۔ وہ اسیر گلے ملے۔ اور اپنی غلطی پر پشیمان ہوئے۔ اور خوب روئے۔ یہ ان سے غلطی کیوں ہوئی۔ اس لئے کہ وہ اس تعلق کو بھول گئے تھے۔ جو اسلام کے نام میں شامل ہونے کی وجہ سے ان میں پیدا ہو گیا تھا۔

یہ اصل تو حضرت مسیح موعود نے آکر قائم کیا ہے کہ مسلمان جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کی طرف سے دوسرے مسلمانوں سے جو اس حکومت کے خلاف ہوں لڑیں۔ پس وہ لوگ اس کو ایک غلطی خیال کرتے تھے۔ کہ دو سلطنتوں کے رہنے والے مسلمان اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے ایک دوسرے سے لڑیں۔ پس لوگ نادانستہ طور پر اپنے عزیزوں کو دکھ پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن واقفیت کی حالت میں شاذ کے سوا انسان اس کو جس "اپنے" کا لفظ بولا جائے۔ تکلیف نہیں پہنچاتا۔ یہ کیوں؟ اسی لئے کہ یہ ایک فطری بات ہوتی ہے۔ اور اس تعلق کی وجہ سے لوگ آپس میں نہیں لڑتے لیکن ایک خدا کے بندے ہو کر آپس میں لڑتے ہیں۔ اور اس کو بھول جاتے ہیں ؛

پہلے زمانہ میں یہ بات اکثر ہوتی تھی۔ کہ لوگ بیرونی ممالک میں جاتے۔ اور اپنے اصلی نام و نمود کو چھپاتے اور وہاں شادیاں کرتے۔ جن سے اولاد بھی پیدا ہوتی۔ پھر وہ لوگ اپنے وطن میں آجاتے۔ اور ان کی وہ اولاد جو وطن میں ہوتی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا۔ کہ ان کی اور ان کے غیر ملکی بھائیوں کی لڑائی ہو جاتی۔ ایسی صورت میں اگر دونوں اپنے باپ کا نام بھی لیں۔ تو دونوں بے خبر رہینگے۔ لیکن خدا تعالیٰ تو جانتا ہے۔ کہ اس کے تمام بندے اسکے بندے ہیں جس طرح مخلوق کا بعض تعلقات کی وجہ سے لڑنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس خاص تعلق کا جو ایک خالق کی مخلوق ہونے کی صورت میں سب بندوں میں ہے۔ ہونا چاہیئے خصوصیات۔ عمومیات پر غالب آجاتی ہیں۔ ایک شہری شہری کی مدد کرے گا۔ مگر محلہ والے کے مقابلہ میں نہیں اسی طرح ایک محلہ والے کی مدد کی جائیگی۔ مگر بیٹے یا بھائی کے مقابلہ میں نہیں۔ اسی طرح خالقیت کا تعلق عام ہے اور ایک اور تعلق ہے۔ جو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہ الوہیت کا تعلق ہے۔ اور رحیمیت کا تعلق ہے۔ بلحاظ ایک اللہ کی پرستش کرنے کے۔ اور بلحاظ صفت رحیمیت کے کہ جس کی ماتحت ایک خاص شریعت ملتی۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ ایک خالق کے بندے۔ ایک اللہ کے عابد اور ایک رحیم کی شریعت کے متبع اگر یہ آپس میں ہمدردی نہ کریں۔ تو بڑے ہی افسوس کی بات ہے ؛

قرآن مجید کا بیان فرمودہ اتحاد

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ

الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد وایاک نستعین

اس میں وہ اتحاد بیان کیا ہے۔ جو انسانوں میں ہونا چاہئیے پہلے رب العالمین سے شروع ہوا۔ کہ سب کا خالق اور پرورش کنندہ ایک رب ہے۔ پھر اتحاد اس سے ترقی کرتا ہے۔ کہ سب ایک ایسی ہستی کے بندے ہیں۔ جو بغیر محنت کے انعام کرتی ہے پھر اس سے بڑھتے ہیں۔ تو رحیمیت کے ماتحت آتے ہیں اور ایک شریعت کے پابند ہو جاتے ہیں۔ پھر مالک یوم الدین پر آتے ہیں۔ کہ خدایا ہمارا انجام بھی تیرے ہاتھ میں ہے

یعنی انجام کے لحاظ سے بھی ہم میں اتحاد ہے۔ اس کے نتیجہ میں فرمایا کہ تم ایک ہو جاؤ۔ ایسے کہ لوگ تو کہتے ہیں۔ جیسے ایک جان اور دو قالب۔ لیکن تمہارے ہزاروں لاکھوں کروڑوں جسم ہوں۔ مگر جان ایک ہو۔ وہ اس طرح کہ آگے آتا ہے۔ ایاک نعبد۔ اے خدا ہم سب تیرے ہی عابد ہیں۔ یہاں پر انسان تمام دنیا کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور اپنی عبادت کو تمام دنیا کی عبادت قرار دیتا ہے۔ اس کے نیچے سوئے پڑے ہیں۔ بیوی آرام میں ہے بھائی بھی غافل ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ خدایا میری عبادت ان سب کی ہے۔ مگر یہ بڑی بات نہیں۔ اسوقت تک جب تک امتحان نہ ہو جائے۔ کہ واقعی کہنے والا اپنی عبادت کو دوسروں کی عبادت قرار دے رہا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے مومن آگے کہتا ہے۔ و ایاک نستعین۔ اے خدا میری عبادت سب کی عبادت ہے۔ اور جو کچھ تو میری مدد فرمائے۔ وہ ان سب کو مدد دے۔ بعض لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ ہمارا مال تمہارا مال۔ لیکن جب فائدہ پہنچانے کا سوال ہو تو اپنے اس قول میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں لیکن مومن کہتا ہی کہ اے خدا۔ استعانت بھی میں ہی نہیں چاہتا میرے دوسرے بھائیوں کو بھی دے۔ لیکن اوروں کو جانے دو۔ تم احمدی آپس میں کیا ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ایک شخص کے ہاں چور آئے تھے۔ اس نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے شور مچایا غیر احمدی اور ہندو جمع ہو گئے۔ مگر سوائے دو احمدیوں کے اور کوئی نہ پہنچا۔ جنہیں سے ایک بھائی عبد الرحمن صاحب تھے۔ ایک کوئی اور جنہیں میں نے اسپر توجہ دلائی تھی۔ لیکن آج جب میں جمعہ کے لئے گھر سے نکلا۔ تو مجھے ایک اور رقعہ ملا۔ جسمیں لکھا ہے۔ کہ ایک کے ہاں چور آئے۔ اس نے شور مچایا۔ اسوقت بھی دو احمدی مدد کو گئے۔ باقی محلہ میں سے کوئی شخص مدد کو نہ آیا۔ چوروں کے پاس ہتھیار بھی تھے۔ ممکن تھا کہ وہ قتل بھی کر دیتے۔ باقی گھروں سے اگر آواز آئی تو یہ کہ کیا ہے۔ میاں کیا ہے۔ اتنا نہیں سمجھے۔ کہ سردی میں رات کے وقت جو شور مچانے لگا ہے۔ وہ کوئی پاگل تو نہیں۔ ضرور کوئی بات ہو گی۔ اگر کوئی سویا رہتا ہے۔ تو خیر وہ مجبور بھی ہے۔ اگرچہ ایسی یہ عجیب نیند ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ایک حد تک مجبور ہے مگر جو جاگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ کیا ہے وہ جان کے خوف سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے تو یہ قابل شرم بات ہے۔ مومن کو اتنی جان عزیز نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ موت تو ایک پردہ ہے۔ جو خدا اور اس کے درمیان حائل ہے۔ مومن بزدل کیوں ہو۔ مومن اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے کہ دین کی خدمت کرے۔ مگر ایسے موقعہ پر تو نکلنا چاہیئے۔ اگر ایسے وقت میں جب ضرورت ہو نکلنے کی بیٹھا ہے۔ تو وہ خدا سے محبت کی بجائے جان سے محبت رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کی محبت کے دعوٰی میں سچا ہے۔ اور سچے دل سے اس کو قبول کرتا ہے۔ تو اس کو اسقدر بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔

پس یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میری عادت نہیں کہ پہلے سوچ کر اور تیاری کر کے بولوں۔ آج اذان کے بعد میں نے کھانا کھایا۔ کیونکہ ابر کی وجہ سے وقت کا پتہ نہ لگ سکا۔ اللہ تعالٰی جماعت کو توفیق دے۔ اور ان میں آپس میں تعلق پیدا کرے۔ اور یہ سمجھیں کہ ایک خدا کے عابد ہیں۔ اور ایک ہادی سے ہدایت پانیوالے ہیں پر آپس میں تعلق اخوۃ پیدا کرنا ضروری فرض ہے۔ خدا تعالٰی آپ لوگوں کو ان باتوں کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین ؛

نظم

(از جناب منشی قاسم علی خان صاحب قادیانی رامپوری)

یہ وہ نظم ہے۔ جو خانصاحب موصوف نے ۱۰ دسمبر کو قادیان میں جشن فتح کے ختم ہونے پر بموجودگی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ پڑھی (ایڈیٹر)

زیبا ہے حمد خالق کون و مکان ہے
قادر ہے کریم ہے وہ مہربان ہے
دنیا میں اب اگر کوئی دار الامان ہے
واللہ وہ بہشت یہی قادیان ہے
سب سے بڑی ہے نعمت حق بعثت رسول
اللہ کے جو خلق و کرم کا نشان ہے
کس بات کی خوشی ہے ہمیں آج دوستو!
بس یہ کہ جشن واسطے ہندوستان ہے
ہے آج جشن جنگ عظیمہ کی فتح کا
جو آمد مسیح کا روشن نشان ہے
ہو گی خوشی کسی کو فقط ایک ہم کو دو
برٹش کی فتح - فتح شرانس و جان ہے
حق کے نبی کی ہو جو محافظ وہ سلطنت
کھائے شکست۔ کیسا شکستہ گمان ہے
ہے عقل کامیابی محسن کی خواستگار
اسکے خلاف دشمن عقل وامان ہے
اسلام کے ہیں آج بہت یوں تو مدعی
تازہ فلک سے اترا ہمارا ہی خوان ہے
وحی خدا سے احمد مرسل نے جو کہا
آخر وہی ہوا یہی حق کا نشان ہے
خواہان و مدعی جو تھے جرمن کی فتح کے
اب بھی ڈریں خدا سے کہ یہ اوسکی شان ہے
سب رہنمائے حضرت محمود شاہ حق
میدان حق کا جو کہ فقط اک جوان ہے
دنیا میں یہ خلیفۂ دین خدا ہے آج
ہر احمدی کے جسم میں یہ ایک جان ہے
ظاہر کیا مسرت دل کو بصد خلوص
ایماں بھی ہے ہمارا یہی آن بان ہے
یارب تو دین حق میں بھی کر اس کو کامیاب
جو سلطنت کہ وارث ہندوستان ہے
رکھنا منافقت سے الٰہی تو اسکو پاک
اسوقت قادیانی کا جو کچھ بیان ہے

جشن فتح اور احمدی جماعت

بیرونجات میں ہماری جماعت کے احباب نے خاص طور پر جشن فتح کے منانے میں حصہ لیا ہے۔ اسکی نسبت رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ؛

احمدی بہنوں کے لئے

کوئی لے چلے مجھے قادیان

(نتیجہ افکار جناب منشی غلام حسین صاحب خادم بھیروی احمدی)
حسب فرمائش قاضی فضل کریم صاحب احمدی بھیروی

مہدی کی بستی ہے کہاں   رحمت برستی ہے جہاں
پیارے مسیح کا آستاں   وہ قادیاں دار الاماں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

دار الامانِ مومناں   دار العلومِ طالباں
دار الحبیب عاشقاں   کہف غریبان جہاں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

وہ لالہ زار احمدی   دار القرار احمدی
باغ و بہار احمدی   دیکھوں مزار احمدی
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

تن ہے یہاں من ہے وہاں   بیتاب دل سینہ تپاں
ہے دردِ دل کی داستاں   میں کیا کروں تم سے بیاں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

چاہوں تو یہ چاہوں سدا   اپنا یہی ہے مدعا
مانع نہ ہو کوئی مرا   بہرِ خدا بہرِ خدا
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

خوش رکھے حق بہنو تمہیں   بھائی جئیں بچے جئیں
جلسہ کی تازہ برکتیں   تم پاؤ ہم دیکھا کریں؟
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

بہنیں تو جا پہنچیں وہاں   میں رہ گئی بیکس یہاں
ہے یاس و حسرت کا سماں   ہو آپ مولا مہرباں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

ہے جلسۂ سالانہ اب   ہے موسم الطاف اب
کشمیر و ہندی و عرب   ہوتے ہیں جمع احباب سب
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

اوروں کو شوق کا نجس   نوروں پہ ہے اب کے برس
ہر کس کو شرکت کی ہوس   مہدی کا جلسہ ہم کو بس
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

جاؤں تو شکر حق کروں   احمد کی نگری میں رہوں
درس اور تقریریں سنوں   پھر متقی میں بھی بنوں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

واں مہدی موعود ہے   واں عیسٰی معہود ہے
واں نور دیں مسعود ہے   واں حضرت محمود ہے
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

محمود میرا وہ امام   مہدی کا وہ بدر تمام
تابع ہیں جس کے خاص و عام   جاکر سنوں اس کا کلام
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

دنیا کے دھندے کب تلک   دنیا کے پھندے کب تلک
دنیا کے بندے کب تلک   یہ شغل گندے کب تلک
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

کب تک ہو کھیل اور کود میں   لہو و لعب بے سود میں
ہو بیعت محمود میں   رہ یاد رب ودود میں
کوئی لے چلے مجھے قادیاں

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)
۱۳ - نومبر ۱۹۱۹ء

بڑے لوگوں کو تبلیغ ہفتہ زیر رپورٹ میں جن لوگوں تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اونہیں قابل ذکر ذیل کے اصحاب ہیں

(۱) ایک پنشن یافتہ کمشنر صاحب جو نہایت اخلاص و محبت سے پیش آئے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اس حضرۃ مسیح موعود کے نشانات آسمانی کا بھلا اس عالی نسب انگریز کو اسلام کا گرویدہ کر رہا ہے۔ اس نے ہمارے ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ پڑھا ہے۔ اور کہا کہ یہ ترجمہ "The most Excellent" یعنی نہایت ہی اعلیٰ ہے ۞

(۲) مسز گلڈی نے ایک فوجی افسر سے تعارف کرا دیا اور ایک گھنٹہ گفتگو اور تبلیغ اور سوالات و جوابات کے بعد جب پتے تبدیل کرنے لگے۔ تو نیر کا مخاطب بوڑھا پنشن یافتہ نامور جنرل او دن تھا۔

مبارک چندہ ولایت میں چندہ وصول کرنے کے کئی طریق ہیں انہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ خانہ بخانہ پھر کر چندہ وصول کرتے ہیں۔ مسیحی لوگ نشانات آسمانی کو دیکھ کر اب مسیح کی آمد کے سخت منتظر ہیں۔ اور ایک نیا فرقہ پیدا ہوا ہے جنکو Seventh Day adventist یعنی مسیح کی آمد کے دن قریب سمجھنے والا گروہ کہتے ہیں۔ اس فرقہ کا ایک پادری اس عاجز سے ملا۔ اور اپنے مشن کے لئے چندہ مانگا۔ میں اوسے گھر پر لے آیا۔ اور کرسی پر عزت سے بٹھایا اور خدا کے مسیح کے نشانات سناکر اور اسلام و مسیحیت کا مقابلہ کر کے اس کو قریباً ایک گھنٹہ تک مصروف رکھا۔ پادری صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ آدمی نیک طبیعت تھا۔ میں نے اسے کچھ احمدی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ اور رخصت کرتے وقت کہا۔ "یہ مبارک چندہ" ہے۔ جو میں نے آج تم کو دیا ہے۔ کیونکہ اس میں "جنکو تم یاد کرتے ہو وہ آگئے" کی خبر ہے ۞

زیر تبلیغ مرد و عورتیں مفصلہ ذیل مرد و عورتوں کو بالخصوص تبلیغ کی جا رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو عنقریب ہم کئی اور نئی روحوں کے اسلام لانے کی خبر اگلے ہفتہ تک پہونچا سکیں گے ۞

(۱) مسٹر و مسز کلف ساکن فوکسٹن جو چودھری صاحب کے دوست اور حضرت خلیفہ ثانی کی دعا کے قائل ہو چکے ہیں ۞

(۲) مسٹر و مسز فرنچ چودھری صاحب کی تقریریں سن چکے اور زبانی گفتگو کر کے اسلام میں دلچسپی کا اظہار کر چکے ہیں ۞

(۳) مسٹر بالٹے۔ اس عاجز کے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے قریب آ رہے ہیں ۞

(۴) مسٹر ہیری ولاڈ۔ ایک نوجوان ہندوستانی زبان سے واقف انگریز بجلی کا کام کرنیوالا خاکسار کی تبلیغ سے اعلان اسلام کرنے کے لئے تیار ہے ۞

(۵) مس اینی کلاتے۔ ہمارے مکان پر سے اشتہار دیکھ کر اندر آئی اور چودھری صاحب سے شکوک کا ازالہ کرا رہی ہے۔ گذشتہ اتوار کو عاجز کے لیکچر میں موجود تھی۔ مذہباً تھیوسوفسٹ ہے۔

(۶) مس فریڈا ڈین۔ نوعمر۔ ذہین لڑکی عاجز اور چودھری صاحب ہر دو سے زندہ اسلام کی خوبیاں سن چکی ہے اور

اُمید ہے کہ حق کو قبول کریگی۔ اعلیٰ خاندان سے ہے۔

(۷) مسٹر موزز جانسن نام ایک تعلیم یافتہ نائجیرین نوجوان مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور خاکسار خادم محمود کے زیر تبلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی ہدایت کی ہر طرح اُمید ہے۔

اتوار کا لیکچر

گذشتہ اتوار کو ۶ بجے شام احمدیہ لیکچر ہال میں خاکسار راقم کا لیکچر Freedom from sin "یعنی گناہ سے نجات" پر ہوا۔ پون گھنٹہ تک تقریر ہوئی۔ قرآن پاک۔ احادیث بزرگان دین کے کلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک الفاظ سے بتایا کہ کس طرح گناہ سے نجات ہو سکتی ہے۔ توبہ کا اصل طریق کیا ہے۔ کسی کے خون پر انحصار نجات نہیں۔ تقریر بہت توجہ سے سُنی گئی۔ حاضرین میں ڈاکٹر فہمی برکات درجہ فاضل السنہ مشرقیہ ساکن بوسینیا اور شمس العلماً مولوی کمال الدین احمد ایم۔ اے بھی تھے۔ جنہوں نے تقریر پر اظہار خوشی کیا۔ احباب ہر دو کے لئے دُعا فرماویں کہ وہ احمدیت کے نور سے منور ہوں۔ اور میری تقریر کے بعد اخویم محمد سلمان فیتھ نے نہایت عمدہ و برجستہ تقریر کی۔

انگریز احمدی مرد اور عورت بطور مبلغ

تقریر کے بعد عموماً حاضرین باہمی گفتگو شروع کرتے ہیں۔ اور میری تقریر کے بعد بھی گفتگو شروع ہوئی۔ اور ایک طرف اخویم محمد سلمان فیتھ نے ڈاکٹر فہمی کو تبلیغ شروع کی۔ دوسری طرف عزیزہ فاطمہ کیتھرین نے ایک تعلیم یافتہ نہایت فاضل ہندوستانی دوست کو احمدیت کا پیغام دینا شروع کیا۔ اور ذیل کی گفتگو میرے سامنے ہوئی۔

فاطمہ کیتھرین :- کیا آپ احمدی ہیں۔

فاضل :- نہیں محمدی ہوں۔

فاطمہ :- ہم بھی محمدی ہیں۔ لیکن

We are reformed muslims

ہم اصلاح شدہ مسلمان ہیں۔

جس طرح اصلاح شدہ عیسائی مسلمان ہے۔ اسی طرح اصلاح شدہ مسلمان احمدی ہے۔

I mean there was rust on the pure metal & Ahmad polished it

فاضل :- احمدی اچھے ہیں۔ میں ہر اچھی بات کو پسند کرتا ہوں۔ مگر یہ ضرورت نہیں کہ تکلف سے کام لیا جائے۔ اور بیعت فارموں پر دستخط کئے جائیں۔

فاطمہ :- دل کے تیقن اور ایمان کے اظہار کا یہ ایک طریق ہے۔ آپ جس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اوسے لکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ میں احمدی ہوں۔

فاضل :- آپ کب سے احمدی ہیں؟ (اور ہندوستانی میں یہ بڑی بولیلی ہے)

فاطمہ :- صفائی سے بتاؤنگی۔ میں صرف اپنے میاں کی خاطر مسلمان ہوئی تھی۔ مگر (عاجز کی طرف اشارہ کرکے) ان کے آنے اور میری طرف توجہ کرنے اور احمدیت سکھلانے سے میں اپنے مذہب میں ایک مٹھاس پاتی اور خوشی محسوس کرتی ہوں۔

ایک سوال جس کا سب احمدی جواب دیں

اخویم فیتھ نے مجھ سے پوچھا۔ کیا ہماری احمدی بہنیں بھی عورتوں میں کام کرتی ہیں؟ اور کہا کیا کام روٹی پکانا۔ بچوں کی خبرگیری کرنا۔ گھر کا کام نہیں بلکہ اندھوں کو آنکھیں۔ بہروں کو کان دینا۔ اور گونگوں کو زبان عطا کرنے کا کام۔ اور مسیح موعود کے پیغام کا پہونچانا۔ یہ کام اصلی کام ہے۔ جس کی نسبت صرف پانچ ہفتہ کا نومسلم بھائی سوال کرتا ہے۔ اور سوال کے ساتھ ۲ یا تین ماہ کی جوشیلی فاطمہ کیتھرین کے جوش کو ملا کر اور دوستو! زیادہ زور سے پچھلا جواب دو۔ کہ تمہاری بیویاں لڑکے لڑکیاں فدائیان اسلام ہیں۔ سب اس پیغام کو پہنچانے میں طاقت و ہمت و کوشش و دُعا کے ساتھ مصروف ہیں۔ جسے مسیح موعودؑ لایا۔ اور خدا اسے لایا۔

مسٹر ساگر چند کا لیکچر

اخویم ساگر چند ۶۔ نومبر کو یہاں سے روانہ ہوئے۔ اور روانگی سے قبل ہیسٹنگز میں آپ نے دو لیکچر دئے۔ ان میں سے ایک لیکچر کی نسبت ہیسٹنگز ابزرور رقمطراز ہے:۔

"دنیا ایک کٹھالی میں"

نیو ٹھاٹ منسٹری کی ایک میٹنگ ہفتہ کی شام کو ٹوئر پارک روڈ ہیسٹنگز میں ہوئی۔ مسٹر ساگر چند نے "دنیا کس کی منتظر تھی" پر لیکچر دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس سوال کو حل کرنے کے واسطے ہمیں دُنیا کی عام حالت پر ایک وسیع اور غائر نظر ڈالنی چاہیئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا ایک کٹھالی میں پڑی ہوئی ہے۔

جنگ کے دوران میں لوگوں کا یہ خیال تھا۔ کہ اس کے خاتمہ کے ساتھ ہی سب چیزیں اپنی اصلی حالت پر آجائینگی۔ مگر آخر لوگوں کو ماننا پڑا۔ کہ وہ اس خیال میں غلطی پر تھے۔ درحقیقت دنیا ایک ایسے مصلح کی منتظر تھی۔ جو ان کی حالت کی اصلاح اور ان کے قلب کو مطمئن کر سکے۔ اور جس کی نسبت الہامی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ ۱۸۷۳ء میں ظاہر ہو جائیگا۔ اور یہ بھی پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اس کی پیدائش توام ہوگی۔ پس اسی کے مطابق احمد مسیح موعود پیدا ہو چکا ہے۔

اس کے بعد مسٹر ساگر چند نے اسپر روشنی ڈالی۔ کہ احمدؑ کس طرح نبی ہو سکتا ہے۔ اس کی پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوئیں۔ یہ نبی انگلینڈ کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ دلچسپی رکھتا تھا۔ اور جنگ کی پیشگوئی کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی دُعا کی۔ کہ انگلینڈ فتحیاب رہے۔ جس کا جواب خدا نے عملی طور پر اس کے حق میں دیا"۔

مفتریات کنجی کا جواب

"اسی موضوع پر ہمارے پاس مالابار سے دو مضامین آئے ہیں۔ جنمیں فی الحال ہم ایک درج کرتے ہیں پیغام کے دو مختلف نمبروں میں اکا ذیب کنجی شائع ہوئی تھیں۔ ان میں سے صرف یہی ایک ہمارے نامہ نگار کو ملی ہے۔ جس کا انہوں نے جواب لکھا ہے۔ لیکن اسی سے حقیقت روشن ہو جاتی ہے۔ کہ کنجی کے ہاتھوں پیامی کس ذلت کے شکار ہو رہے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بخدمت ایڈیٹر صاحب "الفضل" السلام علیکم و رحمۃ [illegible]

مجھے اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۱۹ء [illegible] پرچہ

میرے ایک دوست نے دکھایا۔ جسمیں جماعت احمدیہ مالابار اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے متعلق ایک مضمون درج ہے۔ اس مضمون کے پڑھنے سے ان لوگوں کی حالت پر رونا آتا ہے۔ اور ساتھ ہی ہنسی بھی کیونکہ اگر باطل کو شائع کرتے وقت ان کو خدا کا خوف مدنظر نہیں۔ تو شرم وحیا تو آخر کچھ چیز ہے۔ اسے بھی انہوں نے الوداع کہدیا۔ افسوس! چنانچہ مندرجہ بالا اخبار میں ایڈیٹر صاحب پیغام لکھتے ہیں کہ اخبار پیغام صلح کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ جماعت احمدیہ مالابار کس قدر ترقی پر ہے۔ اور بیعت فسخ کنندگان اصحاب نے بذریعہ اعلان اس بات کا کافی ووافی ثبوت دیدیا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ محمودیان کی مالابار کی تبلیغی مساعی نے کیا ثمر دکھایا۔ اور کس طرح خائب وخاسر مولوی صاحب موصوف کو واپس لوٹنا پڑا

اے حضرت ایڈیٹر صاحب پیغام صلح! جو بات آپ نے شائع کی ہے۔ وہ سچائی سے اس قدر دور ہے۔ کہ جس طرح سورج کی روشنی سے اندھیرا۔ اب میں اس کے متعلق کہ کون خائب وخاسر ہوا۔ اور کون کامیاب ہوا یہ مختصر طور پر اصل واقعات کو ناظرین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واقعات یوں ہیں۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے مالابار تشریف لانے سے پہلے پینگاڑی میں نہ کوئی انجمن اور نہ کوئی جماعت احمدیہ تھی ان کے تشریف لانے سے بڑے لائق اشخاص مولوی کنجی صاحب سے نفرت کے ساتھ علیحدہ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے بیعت کر کے جماعت مبائعین میں شامل ہوئے اس طرح خدا کے فضل وکرم سے ایک جماعت بھی تیار ہو گئی۔ اور ایک انجمن بھی قائم ہو گئی۔ اور خدا کے فضل سے ایک ہی آدمی کے خرچ سے ایک مسجد بھی تیار ہو گئی۔ فالحمد للہ علی ذالک ؛

پینگاڑی سے دو غیر احمدی اور کنانور اور کوڑالی سے بھی کئی غیر احمدی مولانا غلام رسول صاحب کی تبلیغ سے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اور ہمارے مبلغ قیام مالابار میں ادھر ادھر تبلیغی دورہ بھی کرتے رہے۔ اس کے مقابلہ میں ہم پیغامیوں کے مبلغ مرہم عیسٰی صاحب کو دیکھیں۔ انہوں نے مالابار آکر کیا کیا۔ وہ یہ ہے کہ جب تک مالابار میں رہے۔ پینگاڑی کے ایک کونے میں ایک ردی چیز کی طرح پڑے رہے۔ آخر رات کے وقت چھپ کے کنانور سے آگے نہ جانیوالی گاڑی میں سوار ہو کر کنانور اور پینگاڑی کے درمیان ایک مقام تلی چری میں رات گذار کر علی الصبح وہاں سے سیدھے پنجاب کی طرف روانہ ہو گئے۔ کیا مرہم عیسٰی صاحب کبھی کنانور کی جماعت کے پاس گئے۔ حالانکہ ایک بڑی جماعت وہاں ہے۔ اور مرہم عیسٰی صاحب کے مالابار آنے کی غرض بھی یہی تھی۔ کہ لوگوں سے بیعت فسخ کرائیں۔ اب ناظرین خود انصاف فرمائیں۔ کہ کس کو خائب وخاسر لوٹنا پڑا۔ اور کونسی جماعت خدا کے فضل سے ترقی پر ہے باقی رہے مولوی کنجی صاحب رسوان کے متعلق تازہ واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ عاجز مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۱۹ء کو پینگاڑی گیا تھا۔ دسویں تاریخ کو مجھے ایک شخص نے کہا کہ کل ۹ نومبر کو مولوی کنجی صاحب کو ان کے مقتدیوں میں سے دو آدمیوں نے بوجہ ان کی ناشائستہ حرکات کے ایسی گالیاں دیں کہ جیسی اس زمانہ میں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کو بھی کوئی نہیں دے سکتا۔ اس کے مزید ثبوت کے لئے میں نے ان کی مسجد کے مؤذن سے پوچھا۔ تو اس نے بھی یہی کہا کہ یہ واقعہ ٹھیک ہے۔ دوسرے دن یعنی ۱۱۔ تاریخ کو یہ عاجز انجمن احمدیہ پینگاڑی کے سکریٹری کے مکان پر گیا۔ تو وہاں ان میں سے ایک شخص ملا۔ جنھوں نے گالیاں دی تھیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ جو کہ اوپر لکھ چکا ہوں۔ ماسوا اس کے یہ بھی کہا۔ کہ وہ کذاب اور کافر ہے۔ بالآخر ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے ایک جمعہ کے خطبہ میں ہم لوگوں کو سنایا تھا۔ کہ میرے یہاں سے پنجاب واپس جانے کے بعد مولوی کنجی صاحب کی ذلت تم لوگ دیکھ لوگے۔ الحمد للہ کہ یہ بات بھی پوری ہو گئی۔ ہمیں تو کسی کی پردہ دری منظور نہیں۔ مگر جب یہ لوگ خود جھوٹ بولتے ہیں۔ تو ہمیں ان کے جواب میں صحیح باتوں کو لکھنا پڑتا ہے۔ اسی اخبار پیغام میں اکتیس بیعت کنندگان کا نام بھی پڑھا ہے۔ خدا جانے وہ لوگ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور کس طرح کے احمدی ہیں۔ جب تک ان کا صحیح پتہ نہ دیا جائے کیونکر ان کی رپورٹ کو صحیح مانا جاسکتا ہے ؛

خاکسار ای۔ احمد احمدی از کوڈالی (مالابار)

دو باتیں منیجر الفضل کی

جلسہ پر آنے والے خریداران الفضل سے

برادران کرام! الفضل جو خدمت آپ کی بجالاتا ہے۔ وہ آپ صاحبان کو معلوم ہے۔ گھر بیٹھے آپ کو دارالامان کا لطف دلاتا ہے۔ میں اکثر خیال کیا کرتا ہوں۔ کہ یہاں قادیان میں رہ کر بعض اوقات آدمی خطبہ جمعہ سننے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیر ہو گئی یا ایسی جگہ ملی۔ جہاں آواز بخوبی نہیں پہنچ سکتی۔ مگر ہمارے خریداران الفضل ہیں کہ وہ گھر بیٹھے حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ ... سن لیتے ہیں ایسے ہی مبلغین اور ماریشس وانگلستان کی رپورٹیں ہیں۔ جو سب سے پہلے خریداران الفضل ہی پڑھتے ہیں۔ سو ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ماتحت میں احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ کے جو جلسہ پر تشریف لائیں۔ تو اپنے ذمے یہ ڈیوٹی محض لوجہ اللہ لگالیں کہ وہ جن رفقاء کے ساتھ ہوں۔ گاڑی میں یا کمرہ میں یا کسی مجلس میں وہاں الفضل کی خریداری کی تحریک کر دیں اور نتیجہ سے بے پرواہ ہیں۔ وہ صرف دو تین بار الفضل کی خصوصیات بتادیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا واحد آرگن ہے جو ہفتہ میں دو مرتبہ نکلتا ہے۔ اسمیں حضرت مسیح موعود وحضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات طیبات چھپتے ہیں۔ مبلغین کی باقاعدہ رپورٹیں ہوتی ہیں اسلام واحمدیت کی تائید اور مخالفین کی تردید میں مضمون شائع ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کا درس بھی چھپتا ہے۔ لکھوائی چھپوائی کاغذ اعلیٰ ہے۔ اور قیمت عہ روپیہ سالانہ ہی ہے ؛

دوسری بات یہ ہے کہ جن خریداران الفضل کی قیمت دسمبر میں ختم ہو گئی ہے وہ مہربانی فرماکر آیندہ کے لئے سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ چندہ جلسہ پر ضرور لیتے آویں یا کسی آنیوالے کے ہاتھ بھجوا دیں

جماعت احمدیہ کا ایڈریس

بخدمت

سر ایڈورڈ میکلیگن لفٹنٹ گورنر پنجاب

۱۷ - دسمبر ۱۹۱۹ء کو گورنمنٹ ہوس لاہور میں صوبہ پنجاب کے احمدی معززین نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایات ہزآنر سر ایڈورڈ میکلیگن بالقابہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کو خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا - ایڈریس پیش کرنیوالے اصحاب حسب ذیل تھے -

۱ - سردار امام بخش خان صاحب تمندار - کوٹ قیصرانی

۲ - خان محمد علیخان صاحب رئیس آف مالیر کوٹلہ

۳ - خان بہادر راجہ پہندے خان صاحب جنجوآف داراپور ضلع جہلم

۴ - مرزا شریف احمد صاحب آنریری رسالدار - قادیان

۵ - غلام محمد خان صاحب آنریری کپتان دوالمیال ضلع جہلم

۶ - ولی محمد خان صاحب صوبیدار - بازید چک ضلع گورداسپور

۷ - ملک مولا بخش صاحب - آنریری مجسٹریٹ گورالی ضلع گوجرات

۸ - خان نواب خان صاحب مجسٹریٹ مالیر کوٹلہ سٹیٹ

۹ - چودھری نصر اللہ خان صاحب پلیڈر - سیالکوٹ

۱۰ - چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی - اے - ایل ایل بی (لنڈن) بیرسٹر ایٹ لا - لیکچرار لاء کالج لاہور اسسٹنٹ ایڈیٹر انڈین کیسز - لاہور

۱۱ - مرزا ناصر علی صاحب بی - اے پلیڈر - فیروز پور

۱۲ - پیر اکبر علی صاحب پلیڈر - فیروز پور

۱۳ - چودھری احمد الدین صاحب پلیڈر - گوجرات

۱۴ - چودھری غلام احمد خان صاحب پلیڈر - پاکپٹن

۱۵ - مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر - قادیان

۱۶ - شیخ کرم الٰہی صاحب - پٹیالہ -

۱۷ - منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل - قادیان

۱۸ - میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق - قادیان

۱۹ - شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور - قادیان

۲۰ - مولوی محمد دین صاحب بی - اے - ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

۲۱ - شیخ عبد الرحمٰن صاحب لاہوری - پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۲ - میر محمد اسحٰق صاحب ٹرسٹی صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۳ - میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور -

۲۴ - خانصاحب غلام محمد صاحب - بھیرہ - ضلع شاہپور

۲۵ - سید نادر علی شاہ صاحب رئیس چوہان - جہلم

۲۶ - خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب ہلار ضلع جالندھر

۲۷ - چودھری محمد خان صاحب جیتروال - اجنالہ

۲۸ - چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار - عینووال ضلع سیالکوٹ

۲۹ - چودھری حاکم علی صاحب سفید پوش پہلوال ضلع شاہپور

۳۰ - چودھری نور محمد خانصاحب سفید پوش - حسن پور ضلع ہوشیارپور

۳۱ - چودھری غلام حسن صاحب سفید پوش - علی آباد ضلع لائلپور

۳۲ - چودھری تاج محمد صاحب سفید پوش جہیہ ظفروال

۳۳ - چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور - ضلع لائل پور

۳۴ - چودھری فیروز خانصاحب نمبردار - راہوں ضلع جالندھر

۳۵ - میاں شمس الدین صاحب - سوداگر چرم لاہور

۳۶ - میاں محمد ابراہیم صاحب - سوداگر چرم لاہور

۳۷ - میاں اللہ دین صاحب - سوداگر چوب جہلم

۳۸ - شیخ محمد شفیع صاحب ملٹری کنٹراکٹر - لودھیانہ

۳۹ - چودھری غلام محمد صاحب بی - اے - مینیجر احمدیہ سٹور قادیان

۴۰ - میاں غلام مصطفےٰ خانصاحب تمیم پنشنر انسپکٹر لدھیانہ

۴۱ - چودھری عنایت اللہ خان صاحب ریٹائر انسپکٹر پولیس - حافظ آباد

۴۲ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور -

۴۳ - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر

۴۴ - قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی - اے - بی - ٹی احمدی مشنری (لنڈن) قادیان

۴۵ - سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر گورنمنٹ کالج سلطانیہ شام - قادیان

۴۶ - مولوی شیر علی صاحب بی - اے - ناظر اعلیٰ وپریزیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

۴۷ - خلیفہ رشید الدین صاحب - ایل ایم ایس سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۴۸ - مولوی رحیم بخش صاحب ایم - اے - بی ٹی ناظر تالیف و اشاعت - قادیان

۴۹ - مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب - ناظر تعلیم و تربیت قادیان

۵۰ - مرزا بشیر احمد صاحب - ایم - اے - ناظر امور عامہ قادیان

۵۱ - مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال - قادیان

اول لفٹنٹ کرنیل بیلی سی - آئی - ای پرائیویٹ سکرٹری اور ان کے بعد شیخ اصغر علی صاحب سی - بی - ای ایڈیشنل سکرٹری تشریف لائے اور ٹھیک ساڑھے تین بجے ہزآنر رونق افروز ہوئے - اور حاضرین نے کھڑے ہو کر تعظیم دی - ہزآنر نے کرسی پر بیٹھکر سب کو بیٹھنے کے لئے فرمایا سب کے بیٹھنے پر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی - اے بیرسٹر ایٹ لا جب ایڈریس پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو تمام ممبران وفد بھی کھڑے ہو گئے لیکن ہزآنر کے ارشاد پر باقی سب بیٹھ گئے - اور جناب چودھری صاحب نے سامنے آکر حسب ذیل ایڈریس پڑھنا شروع کیا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایڈریس

ہزآنر سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن کے - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای لفٹنٹ گورنر پنجاب

(جو کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے لاہور میں پیش کیا)

جناب عالی! - ہم نمائندگان جماعت احمدیہ اپنے مقدس امام اور جماعت کی طرف سے جناب کو اور لیڈی میکلیگن صاحبہ کو خدمت میں صوبہ پنجاب میں آنے پر تہ دل اور نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کہتے ہیں -

جناب عالی! یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہماری جماعت کی طرف سے اس صوبہ کے افسر اعلیٰ کی خدمت میں کسی قسم کا ایڈریس پیش ہو رہا ہے - اور اس لئے ہمیں اور بھی زیادہ خوشی ہے کہ

ہم اسوقت بلمشافہ ان وفادارانہ خیالات کے اظہار کا موقعہ پاتے ہیں۔ جو ہر ایک احمدی کے دل میں گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق جوش زن ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ایک سے زیادہ فرائض ہمارے اس ایڈریس کو پیش کرنے میں محرک ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک سچے دوست اور قابل احترام بزرگ کے آنے سے خوشی ہوتی ہے۔ ویسی ہی خوشی ہمارے دلوں کو جناب کے اس صوبہ کا چارج لینے پر پہونچی ہے۔ کیونکہ آپ حضور ملک معظم کے اس صوبہ میں قائم مقام ہیں۔ جن کی وفاداری اور اطاعت شعاری کا ہمارے بانی سلسلہ نے ہمیں تاکیدی اور بار بار سبق دیا ہے۔ پس ہم لوگ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ساتھ ہی جناب کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ اس ذمہ داری کو خوب اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ جو خوش آمدید کہنے سے ہم پر عائد ہوتی ہے۔

جب کبھی شخص کی آمد پر سچے دل سے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو اس کی آمد کی غرض سے ہمدردی کا اظہار بھی پایا جاتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ آپ کی آمد پر خوش آمدید کا ایڈریس پیش کرنے کے ساتھ ہی ہم اسبات کی لازمی طور پر ذمہ داری بھی اٹھاتے ہیں کہ حتی الوسع آپ کے کام میں مددگار ہوں۔

آیندہ مشکلات اور آنیوالے واقعات کی نسبت سوائے خداتعالے کے اور کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ جناب کے عرصہ کارگذاری میں واقعات کس رنگ میں ظہور پذیر ہونگے مگر ہم خداتعالے کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ بھی ہو۔ جناب جماعت احمدیہ کو ملک معظم کا نہایت وفادار اور سچا خادم پائینگے۔ کیونکہ وفاداری گورنمنٹ جماعت احمدیہ کی شرائط بیعت میں سے ایک شرط رکھی گئی ہے۔ اور بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کو وفاداری حکومت کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے۔ کہ اس کی اسّی کتابوں میں کوئی کتاب بھی نہیں جسمیں اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کے اول جانشین نے اپنے زمانہ میں اور دوسرے جانشین ہمارے موجودہ امام نے بھی بانی سلسلہ کی تعلیم کی اتباع میں جماعت کو تعلیم دیتے وقت اس امر

کو خاص طور پر مدنظر رکھا ہے۔ پس جناب اور جناب کی گورنمنٹ ہر وقت ہماری جماعت کی عملی ہمدردی پر بھروسہ رکھ سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا یہ بھروسہ خطا نہیں کریگا۔

ہم بے شک کمزور ہیں۔ کیا بلحاظ طاقت اور کیا بلحاظ مال کے دوسری جماعتہائے ملک کے مقابلہ میں ہمیں کچھ بھی نسبت نہیں۔ مگر ایک شکرگذار دل اور جوش امتنان سے پُر قلب جو کچھ کر سکتا ہے۔ آپ ہمیں اس کے کرنے میں ہر وقت تیار پائیں گے۔ ہر ایک اندرونی یا بیرونی فساد کے دور کرنے یا ملک کی ترقی و بہبودی میں آپ انشاء اللہ ہماری جماعت کے قدم کو کسی دوسری جماعت سے پیچھے نہیں دیکھیں گے۔ اور ہم جناب سے امید کرتے ہیں کہ اپنے معزز اور مکرم پیش رو کی طرح آپ بھی ہر ایک خدمت کے موقعہ نکلنے پر ہماری جماعت کو اس ذمہ داری کے پورا کرنے کا موقعہ دینگے۔ جو بحیثیت ایک پنجاب کا شہری اور ملک معظم کی وفادار رعایا ہونے کے ہم پر عائد ہوتی ہے۔

جناب عالی! ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ کہ ہم تعداد اور مال کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ بوجہ اس کے کہ ہم نے ایک ایسے سلسلہ کو اختیار کیا ہے۔ جو ابھی بہت نیا ہے اور صرف تیس سال سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ طبعاً ہماری نسبت ان لوگوں کو غصہ ہے جن سے نکل کر ہم اس جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور صاحب علم اور سمجھدار لوگوں کو چھوڑ کر جن کی تعداد ہمیشہ کم ہوتی ہے عموماً لوگوں میں ہماری نسبت بدظنی پھیلی ہوئی ہے اور جس طرح ہمیشہ سے ہر ایک نئی چیز کو لوگ نفرت اور خوف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہماری نسبت بھی اسی طرح کے جذبات لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے ہیں اور بہت جگہ ہمارے غریب بھائی سخت مالی اور جانی تکلیف کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جناب کے پیشرو سر مائیکل اوڈوائر صاحب بھی ہمارے امام کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں "کہ آپ کی کمیونٹی بہت دفعہ غلط الزامات کا شکار ہو جاتی ہے۔" یہ غلط فہمی

نہ صرف رعایا تک ہی محدود رہتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ خود حکام بھی اس میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس ہم جناب کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری سوسائٹی ایک مذہبی سوسائٹی ہے۔ جو سیاسیات میں صرف اسوقت دخل دیتی ہے۔ جب قیام امن کا حق اسے ایسا کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ اور جب وہ گورنمنٹ اور اپنے برادران ملک کی کوئی خدمت کر سکتی ہے۔ اور بوجہ ان اُصولوں کے جو اس کے بانی نے وضع کئے ہیں۔ نہ صرف گورنمنٹ کی وفادار ہے بلکہ سیاسیات میں اس کا طریق عمل ایسا محتاط ہے۔ کہ وہ بعض ایسے اُمور کو مذہباً جائز نہیں سمجھتی۔ جن کو گورنمنٹ قانون کے اندر خیال کرتی ہے۔ مثلاً ہڑتال یا ایجی ٹیشن کہ جن کو دوسرے جائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت اپنے مذہبی نقطہ خیال سے اپنے لئے ناجائز اور نادرست خیال کرتی ہے۔ اور نہایت سخت اور مشکل حالات میں نقصان اٹھا کر بھی اسبات کا عملی ثبوت دے چکی ہے۔

گو یہ ایک خوش آمدید کا ایڈریس ہے۔ مگر چونکہ واقعات جلدی جلدی متغیر ہو رہے ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ پھر ہم کو جلد جناب کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ ہم جناب سے اس امید کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ کہ ان اصلاحی تجاویز کے ماتحت جو اسوقت زیر غور ہیں۔ ہماری جماعت کا بھی خیال رکھا جاویگا۔ ہماری مخالفت عوام میں جس طرح پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو مدنظر رکھکر اور یہ دیکھ کر کہ ہماری جماعت تمام اضلاع پنجاب میں متفرق ہے۔ ہم ابھی ایک مدت تک اس بات کی امید نہیں رکھ سکتے۔ کہ الیکٹیوں کی مدد سے توسیع یافتہ کونسلوں میں ہم اپنے نقطہ خیال کو پیش کرنے کے قابل ہونگے۔ پس ہم اُمید رکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ان اختیارات کو کام میں لاتے وقت جو اس قسم کے نقائص کو دور کرنے کے لئے اُسے دئے گئے ہیں۔ ہماری جماعت کا بھی خیال رکھیگی۔

جناب عالی! ہمارا ایڈریس اس تقریب فتح کی خوشی کے ایام کے جو جرمن حکومت پر برطانیہ اور اس کے حامیوں کو ہوئی ہے۔ اتفاقاً اتنا قریب پڑھا گیا ہے کہ ہم اس واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ہم خداتعالیٰ

کا شکر کرتے ہیں کہ ایسے خطرناک دشمن کے حملہ کے مقابلہ میں گورنمنٹ برطانیہ کو فتح عطا کی۔ یہ تہذیب اور تمدن کی فتح تھی۔ اور خدا کرے۔ اس کے اعلٰے درجہ کے نیک نتائج پیدا ہوں۔ اور برٹش گورنمنٹ کا قدم جس طرح جنگ کے وقت استوار رہا ہے۔ اس امن کے وقت بھی صلاحیت اور راستی پر استوار رہے۔ ہم خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہماری جماعت کو بھی اس نازک وقت میں جبکہ برٹش گورنمنٹ چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھری ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد جبکہ اسی جنگ کے نتائج کے طور پر اسے خود اندرون ملک اور سرحد پر بعض خطرات کا سامنا ہُوا اپنی طاقت اور اپنے ذرائع سے بڑھ کر خدمات کا موقعہ دیا۔ اور اس جماعت کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر جو نہ صرف پنجاب میں ہی ہو رہی ہے۔ بلکہ تمام علاقہ جات ہندوستان کے علاوہ۔ انگلستان۔ مصر۔ نائجیریا۔ سیرالیون روسی ترکستان۔ ایران۔ افغانستان۔ مارشیس۔ سیلون وغیرہ دوسرے ممالک میں بھی ہو رہی ہے۔ اور ان وعدوں پر ایمان لاتے ہوئے جو بانی سلسلہ سے خدائے کون و مکان نے فرمائے ہیں۔ اُمید کرتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کی قیام امن اور اشاعت تہذیب کی کوششوں میں ہم آئندہ اور بھی زیادہ مدد کر سکینگے ؁

جناب عالی! ہم سے پہلے مُسلمانوں کے دوسرے فرقوں کا ایڈریس بھی جناب کی خدمت میں پڑھا گیا ہے۔ اور ان میں دو امور کی طرف جناب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک مسئلہ مستقبل ٹرکی۔ اور ایک مسلمانوں کی تعلیم کا سوال۔ ہم اس موقعہ پر ان دونوں سوالات کے متعلق یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم آخر الذکر مسئلہ کے متعلق ان کے خیالات سے بکلی متفق ہیں لیکن اول الذکر مسئلہ کے متعلق ہمارے اور ان کے نقطہ خیال میں کچھ اختلاف ہے۔ جس کی وضاحت ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم اس التجا میں تو ان سے متفق ہیں کہ ترکوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت مسلمانوں کی فیلنگز کا لحاظ کیا جاوے مگر ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مذہباً ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے مذہبی نقطہ خیال سے اس امر کے پابند ہیں۔ کہ اس شخص کو اپنا مذہبی پیشوا سمجھیں۔ جو حضرت مسیح موعود کا جانشین ہو۔ اور دنیاوی لحاظ سے اسی کو اپنا سلطان و بادشاہ یقین کریں۔ جس کی حکومت کے نیچے ہم رہتے ہوں۔ پس ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور ہمارے سُلطان اور بادشاہ حضور ملک معظم۔ ترکی حکومت سے ہماری ہمدردی اس بنا پر ہے کہ وہ اسلام کے نام میں ہمارے شریک ہیں۔ اور ان کی حکومت کا زوال اسلام کی ظاہری شان و شوکت کے لئے ایک صدمہ ہے ؁

ہم آخر میں پھر جناب کو اپنے امام اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے اس امر کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ ہماری جماعت کو گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت گزاری اور ملکی بہبودی کے کاموں میں حصہ لینے کے لئے ہمیشہ پوری طرح تیار پائینگے۔ اور ہر ایک ایسی آواز کو جو جناب یا جناب کی گورنمنٹ کی طرف سے آوے۔ خوشی سے لبیک کہیگی اور اس دعا پر اس ایڈریس کو ختم کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس مشکل اور اہم ذمہ داری کے کام کے بجا لانے کی خاص توفیق عطا فرما دے۔ اور ہر ایک معاملہ میں آپ کے قدم کو راستی اور بھلائی کی چٹان پر راسخ کرے۔ اور اپنے فضل سے آپ کی دستگیری فرما دے۔ "اللھم آمین" ؁

ایڈریس پڑھنے کے بعد جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے ہز آنر سے ممبران وفد کا انٹروڈیوس کرایا۔ اور ایک ایڈریس مخملی غلاف میں رکھ کر جناب سردار امام بخش خان صاحب تمندار نے پیش کیا۔ اور پھر حضور لاٹ صاحب نے حسب ذیل جواب دیا:۔

ایڈریس کا جواب

صاحبان! میں نے نہایت ہی مسرت کے ساتھ آپ کا ایڈریس سُنا ہے۔ اور میں آپ تمام صاحبان کا تہ دل سے آپ کے مسرت بخش خوش آمدید کا جو کہ لیڈی میکلیگن اور مجھ کو کہا گیا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ اس قسم کا ایڈریس آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہُوا ہے۔ میں آپکی اس مہربانی کی قدر کرتا ہوں۔ جو کہ آپ نے یہ کہنے میں ظاہر کی ہے کہ میں آپ کے ایڈریس کو اس ایڈریس کے ساتھ شامل کروں۔ جو کہ عام مسلمانوں کی جماعت کی طرف سے قریباً دو ماہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ آپ لوگوں کی طرف سے میرا استقبال کرنا ملکی گورنمنٹ اور بادشاہ معظم کے ساتھ دلی ہمدردی اور سچی وفاداری پر مبنی ہے۔ اور یہ جذبات جو کہ سلسلہ کے آغاز سے بانی سلسلہ نے بطور فرض منصبی اپنی جماعت میں جاگزین کئے ہیں جن پر آپ بانی سلسلہ کی زندگی بھر میں اور اس کی وفات کے بعد اب تک وفاداری کے ساتھ عمل کرتے آئے ہیں۔ آپ لوگوں نے نہایت ہی کھلے دل سے اپنی استطاعت کے مطابق روپے اور آدمیوں سے جرمنی کے ساتھ جنگ کے دوران میں گورنمنٹ کی مدد کی ہے۔ نیز گذشتہ شورش کے دنوں میں آپ لوگ نہ صرف اس ناجائز شورش میں شرکت سے مجتنب رہے ہیں۔ بلکہ اس کے فرو کرنے میں امداد بھی دی ہے۔ اور پھر افغانستان کے ساتھ جنگ کے دوران میں آپ نے اسبات کا خاص اہتمام کیا۔ کہ آپ کی جماعت کے جو لوگ سرحد پر ہیں۔ وہ اس میں حصہ لینے سے باز رہیں۔ اور گورنمنٹ کو مدد دینے کے لئے صوبہ پنجاب کے احمدیوں کی کمپنی بنانے کی تجویز پیش کی۔ یہ تجویز خاص طور پر زیر غور تھی۔ اور قریب تھا کہ عملی جامہ پہنے۔ کہ لڑائی میں نتیجہ خیز کامیابی کی وجہ سے مزید مدد کی ضرورت نہ رہی۔ گو جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔ آپ لوگوں کی تعداد سردست نسبتاً کم ہے تاہم آپ لوگوں کا وفادارانہ اور اعلیٰ چلن ملک کے لئے نمونہ ہے۔

صاحبان! میں آپ لوگوں کو زیادہ دیر تک ٹھیرانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ صوبہ کے عام مُسلمانوں کو گذشتہ اکتوبر میں میں جواباً کافی کہہ چکا ہوں۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کو اپنی جماعت کے حالات اور ضروریات کے لئے بھی سمجھیں۔ ٹرکی کے ساتھ شرائط صلح کے بارہ میں اسی کو دوہراؤں گا۔ جو کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اس تشویش کا جو اس معاملہ میں ہو رہی ہے۔ بڑے وسیع طور پر پھیلی ہوئی ہے اس کا خوب احساس ہے۔ خلافت کے سوال کے بارے میں جیسا کہ آپ نے اپنے ایڈریس میں بیان کیا ہے۔ آپ کو صوبہ کے باقی تمام مسلمانوں سے اختلاف رائے

ہے۔ اور آپ کی ہمدردی دریں حالت ٹرکی کے ساتھ دوسری وجوہات پر مبنی ہے۔

آپ کے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے خیالات اس بارے میں اس قسم کے ہیں کہ وہ بغیر احساس پیدا کرائے نہیں رہ سکتے۔ اور جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ اس نقطہ خیال کو نمایندگان گورنمنٹ نے خواہ اس ملک میں ہوں یا یورپ میں بڑے شد و مد کے ساتھ پیش کیا ہے۔ آپ کامل اطمینان رکھیں۔ آپ کے خیالات بالادست حکام کے سامنے پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ اور ان کو اس ملک کے مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

ہم نے پچھلے دنوں میں جرمنی کے ساتھ صلح کی خوشی منائی ہے۔ گو دنیا میں تا حال پورے طور پر امن قائم نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی اگر آپ موجودہ حالات کا گذشتہ سال کے موسم کے دنوں کے ساتھ موازنہ کرینگے تو آپ اسبات کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ کہ اتحادیوں کی فتح جس کی خوشی کہ ابھی منائی ہے۔ دنیا کو کس مصیبت سے نجات دلانے کا باعث ہوئی ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم امن کو اپنے ملک اور دوسرے ملکوں میں قائم کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کریں جو کہ ہمارے امکان میں ہے۔ تاکہ ہم ہر قسم کی لڑائی کو بھڑکانے والی ترغیبات سے بچیں۔

تقریب صلح پر آپ کی جماعت کے اکثر ممبروں نے مجھے پیغام تہنیت بھیجے ہیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ امن کے دور کے آغاز میں اپنی زبانوں اور اپنے قلموں کو قابو میں رکھنے کا وقت ہے۔ سب لوگوں کا فرض ہے۔ کہ تمام لوگوں میں باہمی اتحاد قائم کریں۔ نہ کہ ان کو ایک دوسرے کے برخلاف رکھیں۔ اور جماعتوں میں باہمی جذبات پیدا کریں۔ اور اپنے اپنے طور پر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ اس باہمی ترقی کے زمانہ کو لانے کی کوشش کریں۔ جو کہ ہمارا یقین ہے۔ کہ اب ہمارے سامنے ہے۔

آپ لوگوں کا اپنے ایڈریس میں یقین دلانا اور تیز آپ کے گذشتہ طرز عمل کا ثبوت مجھے تسلی دیتا ہے کہ میں احمدیہ جماعت کی شرکت پر اس اہم فرض کے ادا کرنے میں بھروسہ کروں۔ جو کہ اس صوبہ اور اس ملک کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔

صاحبان! میں آپ کے اس خیر مقدم کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میں یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ کی جماعت حقیقی طور پر پھلے پھولے۔ اور نہ صرف آپ کی جماعت ہی۔ بلکہ اس صوبہ کے تمام مسلمانوں کی جماعت۔

ہز آنر کے جواب کے ختم ہونے پر جناب مولوی شیر علی صاحب نے سلسلہ کی چند کتب پیش کیں۔ جنہیں ہز آنر نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور فرداً فرداً چند ایک اصحاب سے گفتگو کر کے تشریف لے گئے۔

انگلستان میں اسلام

چھ ۶ نئے مُسلمان

بہن سعیدہ ولسن کا خط

لنڈن میں چھوٹے سے پیمانہ پر ہمارا لنگر و مہمانخانہ بھی ہے ہفتہ رواں

کی معزز مہمان ہماری بہن مسز سعیدہ ڈورا ولسن ککلہ لسٹر ہیں۔ سردست وہ اپنی خوشی کا اظہار ذیل کی چند سطروں سے کرتی ہیں۔ عزیز بہن کے خط کو میں اردو کا لباس پہنا کر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔ عبدالرحیم نیر

پیارے بھائی اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں تمہاری ایک بہن انگلستان کے شہر لسٹر سے ہوں اور آجکل مبلغین احمدیت کی قیامگاہ پر بھائیوں کو دیکھنے آئی ہوئی ہوں۔ مجھے اس امر کے اظہار سے خوشی ہے کہ میں اپنے مبلغ بھائیوں سے یہاں آ کر ملی ہوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں کہ ہمارا مشن نہایت مفید خدمت اسلام کر رہا ہے۔

ہفتہ وار اجلاس بہت کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور مومن از دیاد ایمان و غیر مسلم از دیاد دلچسپی و محبت کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ ۹ نومبر کو برادرم عبدالرحیم نیر کی تقریر "گناہ سے نجات" پر تھی۔ ان کی دلچسپ اور تعلیم دینے والی تقریر کے بعد برادران حضرت مفتی و محمد سلمان فیتھ نے بھی تقریریں کیں۔ ۱۶ نومبر کو مولوی ایف۔ ایم سیال نے "پیغام صلح" پر تقریر کی اور اس تقریر کے بعد جناب مفتی صاحب اور برادر فیتھ نے تقریر یمارکس کئے۔ میں نہایت خوشی و مسرت سے اس اظہار پر مجبور ہوں کہ محمد سلمان فیتھ گو صرف ایکماہ کے احمدی ہیں۔ مگر ان کا جوش پرانے مسلموں سے کم نہیں۔ اور وہ ایک پیدائشی مسلم کے سے جوش کے ساتھ تقریر کرتے ہیں۔ برادر عبدالرحیم نیر نے جلسہ کو ایک مختصر تقریر کے ساتھ ختم کیا۔ اور حاضرین کو بتایا کہ "خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ امن و صلح کے رسول احمدؑ کو مبعوث کیا۔ اور اس کے دئے ہوئے پیغام صلح کے ذریعہ دنیا کو اپنی ذات پاک کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ آؤ اور برکت پاؤ۔ مولوی نیر نے اس امر کا بھی اعلان کیا۔ کہ آیندہ اتوار یعنی ۲۳ نومبر کو ہمارے نئے بھائی مسٹر داؤد فیتھ "میری طبیعت پر اسلام کی کن باتوں نے اثر کیا" کے مضمون پر تقریر کرینگے"

ہفتہ گذشتہ میں ہمارے مبلغین چھ مرد و خواتین کو اسلام میں داخل کر چکے ہیں۔ اور ان نو مسلموں کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

	سابقہ نام	اسلامی نام
(۱)	مس اینی کامئے	امۃ اللہ
(۲)	مس فریدہ ڈین	فریدہ
(۳)	مسٹر موزر جانسن	موسیٰ
(۴)	مس بیٹرس رابرٹسن	برکت
(۵)	مسٹر ٹامس رابرٹسن	رفیق
(۶)	مسٹر ہیری ولالڈ	بشیر احمد

میں ہوں آپ کی بہن۔ سعیدہ ولسن

ایک اور معزز احمدی بہن

ہم بہت خوشی سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ یورپ کی تعلیمیافتہ ڈاکٹر نرس لیڈی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئی ہے۔

اشتہار

بہت سخت ضرورت ہے

صیغہ تعلیم قادیان کے جاری کردہ مدارس احمدیہ میں حسب ذیل قابلیت کے استادوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک احمدی انسپکٹر جو انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتا ہو اور کم از کم جے۔اے۔وی پاس ہو۔ ایس۔اے۔وی کو ترجیح دیجاویگی ॰

(۲) دو۔ ایس وی۔

(۳) مڈل سکولوں کیلئے جے۔اے۔وی۔ ایف۔اے پاس یا انٹرنس پاس تجربہ کار اُستاد۔ محض انٹرنس پاس بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(۴) کئی نارمل پاس پرائمری سکولوں کی اول مدرسی کے لئے ॰

(۵) گرل سکولوں میں کام کرنے کے لئے زنانہ معلمات ॰

(۶) صرف اُردو مڈل پاس اُستاد ॰

(۷) دفتر تعلیم کے لئے انٹرنس پاس کلرک ॰

تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۲۰ء تک تمام درخواستیں جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں ॰

قادیان دارالامان میں ٹریننگ کلاس و نارمل کلاس

اپریل ۱۹۱۹ء میں ٹریننگ کلاس جاری کی گئی تھی۔ اس کے طلبار فروری ۱۹۲۰ء میں امتحان سے فارغ ہوکر مدارس احمدیہ میں چلے جائینگے ॰

آنیوالے سال میں قادیان میں دو کلاسیں کھولنے کا ارادہ ہے، ایک ٹریننگ کلاس جسمیں اُردو پرائمری پاس اور مڈل فیل امیدواروں کو داخل کیا جاویگا۔ اور دوسری نارمل کلاس جسمیں اُردو مڈل پاس امیدوار داخل ہو سکتے ہیں۔ وظیفہ ٹریننگ کلاس والوں کو فی طالب علم سات روپے اور نارمل والوں کو نو روپے دیا جائیگا۔ ہر ایک کلاس میں بیس بیس وظائف ہونگے یہ کلاسیں ممکن ہے ۵ مارچ ۱۹۲۰ء کو جاری ہو جائیں۔ اس لئے تمام درخواستیں داخلہ کے لئے جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں ॰

اعلان

اس دفعہ مہمانوں کے آرام کے لئے ہم نے موٹر اور موٹر لاریوں کے لئے لکھا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ ۲۲ یا ۲۳ دسمبر تک بٹالہ پہنچ جاویں۔ ایک روپیہ تک سواری کا کرایہ ان سے طے کیا گیا ہے کیونکہ ہم نے ان کو خاص طور پر بُلایا ہے۔ اس لئے جو دوست پیدل نہ آسکیں وہ موٹر پر سوار ہو کر آویں۔ موٹر کی سواری میں ویسے بھی ٹانگہ و یکہ کی نسبت آرام سے جلدی پہنچ سکینگے۔

ناظر اُمور عامہ قادیان

تجارت سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں کی خدمت میں التماس

امسال جلسہ سالانہ کے ایام میں دارالامان میں احمدیہ تجارتی کانفرنس کا بھی اجلاس ہوگا۔ لہٰذا ان تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے جنھیں تجارت سے لگاؤ ہو۔ کہ اس میں حصہ لیں تاریخوں کا اعلان قادیان میں ہی کیا جائیگا ॰

المعلن

خاکسار غلام محمد (بی۔اے) مینیجر احمدیہ سٹور قادیان

”رہِ تعلیم اِک تُو نے بتادی“

مندرجہ عنوان مصرع کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ ”قاعدہ یسّرنا القرآن بچّوں کے لئے بیشک بہت مفید چیز ہے اِس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا۔“ دیکھو آمین مطبوعہ ۲۷ رنومبر ۱۹۰۱ء کا اُنیسواں شعر۔ پس احباب کو چاہیے کہ اپنے بچّوں کو اِسی قاعدہ پر پڑھائیں۔

نوٹ۔ آمین مذکورہ بالا کا پانچواں شعر اور دسواں اور گیارھواں شعر بھی قاعدہ یسّرنا القرآن کے متعلق ہیں اور اٹھارھواں شعر جس کا پہلا مصرع یہ ہے کہ ”پڑھایا جس نے اُسپر بھی کرم کر“ مصنف قاعدہ یسّرنا القرآن کے لئے ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر دفتر قاعدہ یسّرنا القرآن قادیان۔ پنجاب

قیمت } فی قاعدہ ۴ر قادیان سے باہر کے تاجر صاحبان کیلئے فی روپیہ ۳ر کمیشن

بخدمت جمیع برادران جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مکرم برادران کی خدمت میں آج مورخہ ۸۔ دسمبر ۱۹۱۹ء کو مسرت سے وتحدیث نعمت کے طور پر مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۹ء سے مستقل طور پر تبدیل ہوکر سٹیشن بٹالہ پر آگیا ہوا ہوں۔ میں نے قبل ازیں یہ اطلاع دینا چنداں ضروری تصور نہیں کیا تھا۔ مگر بعض احباب کی خواہش سے ایسی اطلاع کا دینا ضروریات سے ہے۔ تاکہ ریل کی آمد ورفت میں جہاں تک معاملہ سٹیشن بٹالہ سے تعلق رکھتا ہے۔ احباب کو کسی قدر سہولت حاصل ہو۔ آج اس اطلاع رسانی کی جرأت کرتا ہوں۔ بالخصوص اس سبب سے کہ یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خاص دعاؤں اور برکت کا نتیجہ ہے۔ جیساکہ ذیل کے اقتباسات سے ظاہر ہے۔ یہ سب کچھ میری عرضداشتوں کے جواب میں ہے۔

(اوّل)۔ از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ آپ کا خط حضرت اقدس کے حضور پہونچا۔ حضرت آپ کی تبادلہ بٹالہ اور آپ کے لڑکے محمد بشیر کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ والسلام دستخط (عبدالرحیم نیّر) ۱۶ ۸/۱۹

(دوم) از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ آپ کے خطوط موصول ہوئے۔ حضور نے پڑھے۔ دعا فرماتے ہیں ... ... آپ کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں کامیابی ہے۔ والسلام ۱۹ ۸/۱۹

(سوم) از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ حضور آپ کے لئے ہر طرح کی خیر وبرکت کی دعائیں فرماتے ہیں۔ ۱ ۹/۱۹

(چہارم) آپ کا خط پہونچا۔ حضرت صاحب نے ملاحظہ فرمایا۔ خداوند تعالیٰ تبدیلی مبارک کرے۔ والسلام ۲۶ ۸/۱۹

بالآخر برادران مجھے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فضل ربی کا مانگنا اور دینا تو سہل ہے۔ مگر سرانجام دینا مشکل۔ مجھے اپنی آمد ورفت قادیان دارالامان میں یاد رکھیں۔ اور ماوجب خدمت کی ادائگی کے لئے حکم فرماویں۔ میرے لئے دعا فرماویں کہ میرے بقایا ایام ملازمت اسی جگہ گذر جاویں۔ اور خیر عقبیٰ حاصل ہو۔ والسلام

روشن دین سٹیشن ماسٹر بٹالہ۔ ۵ ۱۲/۱۹

تبلیغی سکرٹری

مندرجہ ذیل احباب اپنے علاقہ کے لئے سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔

(۱) ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانہ
(۲) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان
(۳) شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر۔ پانی پت
(۴) چودھری غلام محمد خان صاحب۔ شیخپورہ۔ ضلع گجرات
(۵) عبدالمجید خان صاحب پشاور
(۶) مستری الٰہ بخش صاحب۔ امرتسر
(۷) مولوی رحمت اللہ صاحب۔ بنگہ۔ ضلع جالندہر
(۸) میاں مظفر حسین صاحب۔ سہارنپور۔
(۹) امام الدین صاحب۔ سکھواں۔
(۱۰) مولوی معین الدین صاحب۔ مردان۔
(۱۱) بابو عبدالغنی صاحب۔ گڈس کلرک۔ انبالہ۔
(۱۲) غلام احمد خان صاحب وکیل پاک پٹن۔

ناظر تالیف واشاعت قادیان دارالامان

جلسہ پر آنیوالے احباب

اپنے اپنے گھروں سے دارالامان کی طرف سے روانہ ہونے سے پہلے یہ بات نوٹ کریں۔ کہ انکی خدمت میں بمنشاء حضرت خلیفۃ المسیح یہ اپیل کیا گیا تھا کہ وہ رسالہ تشحیذ الاذہان پر جو قرض بانسو روپیہ ہے۔ اس کے ادا کرنے کے لئے حسب توفیق اعانت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور آیندہ اس کے استحکام فنڈ کے لئے نئے خریدار پیدا کریں۔ بہت کم احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ کئی مرتبہ یاد دہانی کرائی گئی۔ اب پھر اس موقعہ پر یاد دلاتا ہوں۔ کہ رسالہ کی اعانت کیلئے کچھ نہ کچھ رقم ضرور جمع کرادیں۔ اور خریدار بھی مہیا کریں۔ رسالہ جسمیں احمدیت اور اسلام کی تائید اور بیرونی مخالفین۔ عیسائی آریہ اور اندرونی مخالفین شیعہ وپیامی کی تردید ہوتی ہے عمدہ کاغذ پر خوشخط نہایت باقاعدگی کے ساتھ نکلتا ہے۔ اس کی خریداری احباب کے ازدیاد معلومات دینی کا موجب ہے۔ اور اس کے پرچے مناظرات وتبلیغی کام میں بہت مفید ہوتے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ فرمالیں۔ والسلام۔ رحیم بخش

دو اور نو مسلم

گزشتہ پرچہ میں جو نامۂ لنڈن درج ہوا ہے اس کا بقیہ حصہ حسب ذیل ہے۔

جناب ڈیوڈ فیتھ صاحب برادر بزرگ اخویم محمد سلمان فیتھ نے یہودیت کو ترک اور احمدیت کو قبول کیا۔ اور حضرت مفتی صاحب نے ان کا اسلامی نام داؤد فیتھ رکھا۔ اور اس طرح حضرت مفتی صاحب کی ایک رؤیا بھی پوری ہوئی۔ جسمیں انہوں نے ان دونو بھائیوں کو مسلمان دیکھا تھا۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

ہم ان اصحاب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو لفٹنٹ وارڈ کے سوالات کے محرک تھے۔ کیونکہ ان سوالات کے جوابات نے خصوصیت سے مسٹر ڈیوڈ پر اثر کیا۔ اخویم داؤد فیتھ کے علاوہ مسٹر بیجارم اٹا نے جو نائجیریا کے ایک مسلمان سردار کے لڑکے ہیں۔ اور بچپن میں عیسائی ہوگئے تھے۔ دین حقہ اختیار کیا۔ اور حضرت مفتی صاحب نے ان کا نام "صدیق" رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ضلع جالندھر میں تبلیغ

حاجی چودہری غلام احمد خان صاحب کریام لکھتے ہیں۔ کہ دوابہ انجمن اشاعت اسلام کا ایک جلسہ ۲۹۔ نومبر کو موضع بیگووال ضلع جالندھر میں ہوا۔ نواحات کے احمدی احباب وہاں جمع ہوگئے۔ مسجد کے متصل چوک میں بیگووال کے لوگوں کو جمع کیا گیا۔ پہلے حاجی رحمت اللہ صاحب ساکن راہوں نے پھر خود چودہری صاحب نے اور ان کے بعد مولوی فضل الدین نے تقریریں کیں۔ سوال وجواب بھی ہوئے۔ تین شخص خدا کے فضل سے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ

ولادت

برادر مکرم مولوی غلام حسین صاحب احمدی ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع منٹگمری کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ احباب مولود مسعود اور اس کی والدہ کے لئے دعا کریں۔

خاکسار محمد حسین

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)